﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد12

جمعۃ المبارک 15/جولائی 2005ء

08/جمادی الثانی 1426 ہجری قمری ❁ 15/وفا 1384 ہجری شمسی

شماره 28

اللہ کے بندے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو، بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو اور باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب ما ینھیٰ عن التحاسد)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مسیح کے متعلق عیسائیوں اور یہودیوں دونوں نے افراط وتفریط سے کام لیا ہے۔ مسلمان ناواقفی سے انہیں انسانی صفت سے بڑھ کر قرار دینے میں غلطی کرتے ہیں۔

اب وقت آیا ہے کہ مسیح کے سر پر سے وہ الزام دور کئے جاویں جو ایک بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کئے تھے۔

''ایک اور ضروری بات ہے جو مَیں کہنی چاہتا ہوں اور وہ کفّارہ کے متعلق ہے۔ کفّارہ کی اصل غرض تو یہی بتائی جاتی ہے کہ نجات حاصل ہو اور نجات دوسرے الفاظ میں گناہ کی زندگی اور اس کی موت سے بچ جانے کا نام ہے۔ مگر مَیں آپ ہی سے پوچھتا ہوں کہ خدا کے لئے انصاف کر کے بتاؤ کہ گناہ کو کسی کی خودکشی سے فلسفیانہ طور پر کیا تعلق ہے؟۔ اگر مسیح نے نجات کا مفہوم یہی سمجھا اور گناہوں سے بچانے کا یہی طریق انہیں سُوجھا تو پھر نعوذ باللہ ہم ایسے آدمی کو تو رسول بھی نہیں مان سکتے کیونکہ اس سے گناہ رُک نہیں سکتے۔ آپ کو یورپ کے حالات اور لنڈن اور پیرس کے واقعات اچھی طرح معلوم ہوں گے۔ بتاؤ کونسا پہلو گناہ کا ہے جو نہیں ہوتا۔ سب سے بڑھ کر زنا توراۃ میں لکھا ہے۔ مگر دیکھو کہ یہ سیلاب کس زور سے ان قوموں میں آیا ہے جن کا یقین ہے کہ مسیح ہمارے لئے مرا۔ اس خودکشی کے طریق سے تو بہتر یہ ہے کہ مسیح دعا کرتا کہ اور بھی عمر ملے تا کہ وہ نصیحت اور وعظ ہی کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا۔ مگر یہ سوجھی تو کیا سوجھی؟

اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے جو مَیں نے پیش کی تھی اور اب تک کسی عیسائی نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اور وہ یہ ہے کہ مسیح ہمارے بدلے لعنتی ہوا۔ اب لعنت کے معنوں کے لئے عبرانی یا عربی کے لغات نکال کر دیکھ لو کہ ملعون کسے کہتے ہیں۔ لغت کی کتابوں میں صاف لکھا ہوا ہے کہ لعین شیطان کا نام ہے اور ملعون وہ شخص ہوتا ہے جس کا خدا سے کوئی تعلق نہ ہو اور وہ خدا سے دور ہو۔ اب عیسائیوں نے بالاتفاق اپنے عقیدہ میں داخل کر لیا ہے کہ مسیح ہمارے بدلے لعنتی ہوا۔ چنانچہ تین دن کے لئے اسے ہاویہ میں بھی رکھتے ہیں۔ اب یہ لعنتی قربانی جو اُن کے عقیدہ کے موافق ہوئی نجات سے کیا تعلق اس کا ہوا۔

غرض جس قدر آپ اس پر غور کرتے جائیں گے اسی قدر اس کی حقیقت کھلتی جائے گی۔ مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ اصل میں مسیح کے متعلق عیسائیوں اور یہودیوں دونوں نے افراط وتفریط سے کام لیا ہے۔ عیسائیوں نے تو یہاں تک افراط کی ایک عاجز انسان کو جو ایک ضعیفہ عورت کے پیٹ سے عام آدمیوں کی طرح پیدا ہوا خدا بنا لیا۔ اور پھر گرایا بھی تو یہاں تک کہ اسے ملعون بنایا اور ہاویہ میں گرایا۔ یہودیوں نے تفریط کی یہاں تک کہ معاذ اللہ اسے ولد الزّنا قرار دیا اور بعض انگریزوں نے بھی اسے تسلیم کر لیا اور سارا الزام حضرت مریمؑ پر لگایا۔ مگر قرآن شریف نے آ کر دونوں قوموں کی غلطیوں کی اصلاح کی۔ عیسائیوں کو بتایا کہ وہ خدا کا رسول تھا، خدا نہ تھا۔ اور وہ ملعون نہ تھا، مرفوع تھا۔ اور یہودیوں کو بتایا کہ وہ ولد الزنا نہ تھا بلکہ مریمؑ صدیقہ عورت تھی۔ ﴿اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ کی وجہ سے اس میں نفخ روح ہوا تھا۔ یہی افراط وتفریط اس زمانہ میں بھی ہوئی ہے اور خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں ان کی اصل عزت کو قائم کروں۔ مسلمان ناواقفی سے انہیں انسانی صفات سے بڑھ کر قرار دینے میں غلطی کرتے ہیں۔ اور ان کی موت کے راز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ عیسائی مصلوب قرار دے کر ملعون بناتے ہیں۔ پس اب وقت آیا ہے کہ مسیح کے سر پر سے وہ الزام دور کئے جاویں جو ایک بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کئے تھے۔ پس اسلام کا کس قدر احسان مسیحؑ پر ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 78-79 جدید ایڈیشن)

فرمودات خلفاء

اپنے بلند مقاصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''گزشتہ ایام میں (۱۹۵۳ میں۔ناقل) جو فسادات ہوئے ان کے متعلق جہاں تک گورنمنٹ کا نقطہ نگاہ ہے' وہ محسوس کرتے تھے کہ انتہا درجہ کے فسادات جو کسی ملک میں رونما ہو سکتے ہیں' وہ یہاں پیدا ہو گئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود لاکھوں کی جماعت میں سے صرف پندرہ سولہ آدمی تھے جنہوں نے کمزوری دکھائی اور جب انکوائری کمیٹی بیٹھی تو آئی جی یا چیف سیکرٹری کا بیان تھا کہ ہمارے علم میں صرف ایک شخص ایسا ہے جو ابھی تک واپس نہیں ہوا- باقی سب جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور اصل حقیقت تو یہ ہے کہ اب سارے ہی واپس آ چکے ہیں سوائے ایک دو کے جو پہلے ہی احمدیت سے منحرف تھے اور خواہ مخواہ ان کو اس لسٹ میں شامل کر لیا گیا تھا- اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ جانتے تھے کہ ہم صحیح مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں- صرف ان کے دل کی کمزوری یا بزدلی تھی جس کی وجہ سے عارضی طور پر ان کا قدم لڑکھڑا گیا بلکہ گوجرانوالہ میں تو ایک لطیفہ ہو گیا- ایک احمدی جو کمزور دل تھا اس پر مخالفین نے دباؤ ڈالا تو اس نے کہہ دیا کہ میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں- وہ بڈھا آدمی تھا اس نے سمجھا کہ دل میں تو مَیں مانتا ہوں اگر منہ سے میں نے کچھ کہہ دیا تو کیا ہوا- بہرحال لوگ اس خوشی میں لوٹ گئے اور انہوں نے نعرے مارنا شروع کر دیئے کہ ہم نے فلاں مرزائی سے توبہ کروالی ہے- مسجد کے امام کو بھی اس کی خبر ہوئی - وہ ہوشیار آدمی تھا- اس نے پوچھا تمہیں کس طرح پتہ لگا ہے کہ اس نے مرزائیت سے توبہ کر لی ہے- انہوں نے کہا ہمارے سامنے اس نے کہا ہے کہ میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں- وہ کہنے لگا اس نے تمہیں دھوکا دیا ہے- اب وہ گھر میں بیٹھا استغفار کر رہا ہو گا- تم پھر اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تمہاری توبہ ماننے کے لئے تیار نہیں جب تک تم یہاں آ کر ہمارے پیچھے نماز نہ پڑھو- چنانچہ پھر ہجوم اس کے گھر پہنچا اور کہا کہ ہم اس طرح تمہاری توبہ نہیں مانتے -تم چلو اور مسجد میں ہمارے ساتھ نماز پڑھو- وہ چونکہ دل میں ایمان رکھتا تھا اور صرف کمزوری کی وجہ سے اس نے منہ سے توبہ کی تھی اس لئے جب دوبارہ ہجوم اس کے پاس پہنچا تو خدا نے اسے عقل دے دی اور کہنے لگا کہ دیکھو بھئی جب میں مرزائی تھا تو نمازیں پڑھا کرتا تھا، شراب سے بچتا تھا، کنچنیوں کے ناچ گانے میں نہیں جایا کرتا تھا- جب تم آئے اور تم نے کہا توبہ کرو تو مَیں بڑا خوش ہوا کہ مجھے ان مصیبتوں سے نجات ملی- پس مَیں نے تو اس خیال سے توبہ کی تھی کہ مجھے اب نمازیں نہیں پڑھنی پڑیں گی، شراب پیئوں گا اور کنچنیوں کے ناچ گانے میں شامل ہوا کروں گا- کیونکہ یہ پابندیاں مجھ پر مرزائی ہونے کی حالت میں تھیں۔ مرزائیت سے توبہ کر کے یہ سب مصیبتیں جاتی رہیں۔ مگر تم اِدھر مجھ سے توبہ کرواتے ہو اور اُدھر وہی کام کرواتے ہو جو مرزائی کیا کرتے ہیں پھر یہ توبہ کیسی ہوئی- اس پر وہ شرمندہ ہو کر چلے گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ مولوی کی بات ٹھیک ہے اس نے دل سے توبہ نہیں کی-

آخر یہ کیا چیز تھی جس نے اتنے فتنہ کے زمانہ میں اِکّا دُکّا احمدی کو بھی اپنی جگہ قائم رکھا اور جان، مال اور عزت کے خطرہ کے باوجود ان کا قدم نہیں ڈگمگایا- اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ سمجھتے تھے ہم ایک مقصد کے پیچھے چل رہے ہیں اور یہ بے مقصد لوگ ہیں- ہم ان کی خاطر اپنے مقصد کو کس طرح چھوڑ دیں۔ اور اگر ہم چھوڑتے ہیں تو خائب وخاسر ہو جاتے ہیں- خدام الاحمدیہ کا قیام بھی اسی مقصد کے ماتحت کیا گیا ہے کہ نوجوانوں میں اسلام کی روح کو زندہ رکھا جائے اور انہیں گرنے سے بچایا جائے -باغوں میں پھل لگتے ہیں تو اس میں انسانوں کا اختیار نہیں ہوتا- پھل لگتے ہیں اور بے تحاشا لگتے ہیں مگر خدا لگاتا ہے- انسانوں کا اختیار اس وقت شروع ہوتا ہے جب وہ ان کے پھلوں کو گرنے سے بچاتا ہے یا اس امر کی نگہداشت کرتا ہے کہ اسے جانور نہ کھا جائیں یا بچے نہ توڑ لیں یا کیڑے اس باغ کو خراب نہ کر دیں اور یہ حفاظت اور نگہداشت اس کی خوبی ہوتی ہے- جہاں تک پھلوں کا سوال ہے اس کا لگانا خدا کے اختیار میں ہے لیکن جہاں تک ان پھلوں کی حفاظت کا سوال ہے وہ انسان کے اختیار میں ہے''-

(مشعل راہ۔ جلد اول۔ صفحہ 708-709)

ادار یہ

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ (Tahir Heart Institute)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے انتہائی مفید اور کامیاب تربیتی و تبلیغی دورہ کینیڈا پر روانہ ہونے سے قبل مسجد بیت الفتوح لندن میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ''طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ'' کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''......مَیں احمدی ڈاکٹروں سے خصوصاً کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑا فضل فرمایا ہے......اگر آپ لوگ خدا کی رضا حاصل کرنے اور غریب انسانیت کی خدمت کے لئے اس ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کو مکمل کرنے میں حصہ لیں تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن کو خدا بے انتہا نوازتا ہے اور ان کے اس فعل کا اجر اس کے وعدوں کے مطابق خدا کے پاس بے انتہا ہے۔کوشش کریں کہ جو وعدے کریں انہیں جلدی پورا بھی کریں۔اس ادارے کو مکمل کرنے کی میری بھی شدید خواہش ہے کیونکہ میرے وقت میں شروع ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ سے امید ہے وہ خواہش پوری کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتا آیا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو یہ موقع دے رہا ہے کہ اس نیک کام میں، اس کار خیر میں حصہ لیں......اور اس علاقے کے بیمار اور دکھی لوگوں کی دعائیں لیں۔آج کل دل کی بیماریاں بھی زیادہ ہیں۔ہر ایک کو علم ہے کہ ہر جگہ بے انتہا ہوگئی ہیں اور پھر علاج بھی اتنا مہنگا ہے کہ غریب آدمی تو Afford کر ہی نہیں سکتا۔پس غریبوں کی دعائیں لینے کا ایک بہترین موقع ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو دے رہا ہے۔اس سے فائدہ اٹھائیں''۔(الفضل انٹرنیشنل 17/جون 2005ء)

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے جو عظیم جلوے مسلسل دیکھنے میں آرہے ہیں ان کی وجہ سے اس امر میں شک کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک بھی ہر لحاظ سے کامیاب ہوگی اور صرف افراد جماعت ہی نہیں بلکہ اس علاقہ کے دوسرے لوگ بھی خدمت خلق کی اس سکیم سے فیض پائیں گے۔علاج کی اس غیر معمولی سہولت کے حاصل ہونے پر یہ امر بھی قابل فکر ہے کہ اس کی بیماری اس قدر زیادہ کیوں ہوتی جارہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفظانِ صحت اور پرہیز کے متعلق ایسے عمدہ اور سنہری اصول بیان فرمائے ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے انسان بہت حد تک بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔کم کھانے کے متعلق حضور کے ارشادات ذہن میں رہیں اور ان پر کما حقہٗ عمل کیا جائے تو آج کل کی ساری بیماریوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔کیونکہ بسیار خوری کے نتیجہ میں ہی موٹاپا اور اس سے پیدا ہونے والی بے شمار خرابیاں اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔سادہ زندگی گزارنے والا، مسجد میں باقاعدگی اور کثرت سے جانے والا اور عبادات کا شوق و شغف رکھنے والا مہلک بیماریوں کے اور بہت سے اسباب سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقاعدہ ورزش کرتے اور لمبی سیر فرماتے تھے۔آپ ایک خاندانی طبیب تھے اور علاقہ بھر کے غریب لوگ اپنی مشکلات لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور کے طبی مشوروں، مفت دوائیوں اور دعاؤں سے استفادہ کرتے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ایک بہت بلند پایہ طبیب تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ذیلی تنظیموں کے قیام کے وقت جو لائحہ عمل ان کے لئے تجویز فرمایا اس میں شعبہ صحتِ جسمانی کو نمایاں مقام دیا گیا۔حضور نے بڑی تفصیل سے مختلف کھیلوں کے بارہ میں اپنے تأثرات بیان فرمائے اور بعض مشہور کھیلوں کے نقصانات بتا کر بہتر کھیلوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ لمبا عرصہ مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر رہے۔آپ کے زمانے میں مجالس کے اجتماع اور کھیلوں کے مقابلوں کو خوب فروغ حاصل ہوا۔آپ خود بھی بہت اچھے کھلاڑی تھے۔کلائی پکڑنے میں آپ کو مہارت حاصل تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کبڈی اور فٹ بال کے اچھے کھلاڑی تھے۔آپ نے بھی کھیلوں کی ترویج و فروغ و سرپرستی فرمائی۔ورزش کے زینے، آپ کی ایک بہت ہی مفید کتاب ہے جس میں حفظان صحت اور صحتمند زندگی گزارنے کے بہت مفید طریق بیان کئے گئے تھے۔

''طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ'' کی کامیابی کے لئے ہماری ذیلی تنظیمیں بھی بہت مفید کردار ادا کرسکتی ہیں۔اپنے اپنے علاقے کی بیماریوں اور ان کے اسباب کا جائزہ لے کر حفظان صحت اور پرہیز کے طریقوں کو عام کرکے اور ان پر عمل پیرا ہونے کا اہتمام کرکے ہم افراد جماعت کی عام صحت کے معیار کو اتنا بہتر بنالیں کہ دوسرے لوگ جس طرح ہماری تنظیم، ہماری مالی قربانی، ہمارے تعلیمی معیار پر رشک کرتے ہیں اسی طرح وہ ہماری صحت جسمانی پر بھی رشک کرنے لگیں۔اور اس طرح بیماری کی نحوست سے ہمارے کام میں جو کمی آتی ہے، ہمارے اخراجات میں جو زیادتی ہوتی ہے، ہمارے گھروں میں جو پریشانیاں بڑھتی ہیں ان پر ممکن حد تک قابو پا کر ہم زیادہ مفید، زیادہ بہتر، زیادہ مؤثر، زیادہ فعال زندگی گزار سکتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ ورزش اور کھیلوں کی افادیت کے متعلق فرماتے ہیں:

''مَیں خدام الاحمدیہ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ بچوں کے کھیل کود کے زمانہ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں اور کوشش کریں کہ کھیلیں ایسی ہوں کہ جو نہ صرف جسمانی قوتوں کو بلکہ ذہنی قوتوں کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں اور آئندہ زندگی میں بھی بچہ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ان میں تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ایک تو جسم کو فائدہ پہنچے۔دوسرے ذہن کو فائدہ پہنچے۔تیسرے وہ آئندہ زندگی میں ان کے کام آسکیں۔جس کھیل میں یہ تینوں باتیں ہوں گی وہ کھیل، کھیل ہی نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم بھی ہوگی اور وہ طالب علم کے لئے ایسی ہی ضروری ہوں گی جیسی کتابیں۔جب مَیں کہتا ہوں کہ کھیلیں ایسی ہوں جو ذہنی تربیت کے لئے مفید ہوں تو میرا مطلب یہ ہے کہ ان کے ساتھ بچوں کی دلچسپی بھی قائم رہے۔یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ ایک فلسفہ بن جائے اور بچوں کو زبردستی کھلانی پڑیں۔ایسی کھیل ذہنی نشوونما کا موجب نہیں ہوسکتی اور نہ ہی جسم اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔مَیں نے بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ یہ کام نہایت آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔اور ورزش کے شعبہ کو مفید ترین بنایا جاسکتا ہے بشرطیکہ اس میں تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ایک تو یہ کہ وہ آئندہ زندگی میں بھی مفید ثابت ہونے والی ہوں۔نہ صرف بچپن میں بلکہ بڑے ہو کر بھی فائدہ دینے والی ہوں۔بچپن میں کھیل کا جو فائدہ ہوتا ہے وہ بھی حاصل ہو۔جسم بھی مضبوط ہو اور ذہن بھی ترقی کرے۔بچپن میں جو کہانیاں بچوں کو سنائی جاتی ہیں ان کا مقصد ایک تو یہ ہوتا ہے کہ بچہ شور نہ کرے اور ماں باپ کا وقت ضائع نہ کرے۔لیکن اگر کہانیاں ایسی ہوں جو آئندہ زندگی میں بھی فائدہ دیں تو یہ کتنی اچھی بات ہے''۔(مشعل راہ جلد اول صفحہ 171)

(عبدالباسط شاہد)

الٰہی! حبس ہے وہ گُلستاں میں
قفس کی آرزو ہے آشیاں میں
دَہکتی آگ ہر جانب زمیں پر
کڑکتی بجلیاں ہیں آسماں میں
بَذیرِ آستیناں مَار و اَفعی
رقیباں مدعی ہیں بزمِ جاں میں
مَیانِ خار و گُل تیغِ نسیما!
بہاراں قید احرامِ خزاں میں
اسیرِ گردشِ شام و سحر ہیں
مُسافر جس طرح ہو امتحاں میں
نہ جینے دے نہ مرنے زندگانی
اماں ہے صرف مرگ بے اماں میں
نہ رہ جائے ستم کوئی ستمگر
نہ رہ جائے کوئی ترکش کماں میں
خُداوندا! دہائی ہے دہائی!
خُداوندا! کدھر جائیں جہاں میں ؟
فلک سے جا کے جب ٹکرائی آواز
ندا آئی یہ ہاتف کی زباں میں
نظیرِ حُسن ہے حُسنِ نظر میں
بیانِ حُسن ہے حُسنِ بیاں میں
علاجِ درد ہیں آنسو نہ آہیں
ہر اک نُسخہ ہے بحثِ این و آں میں
مگر جن کو ہے ادراکِ بصیرت
اُنہیں غم ہی کہاں کون و مکاں میں ؟
اُنہیں ہے آگ بھی گُلزار جیسی
اُنہیں شبنم ملے اشکِ رواں میں
فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ اُن کا وعدہ
فَلَا تَحْزَنْ کا مژدہ اُن کی شاں میں
وہ نغمہ ریز یوں رہتے ہیں اکثر
فرات و کربلائے دو جہاں میں
''عدُو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں''

(ایچ۔آر۔ساحر۔امریکہ)

آؤ کرتے رہیں روشنی کا سفر

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو کے ایمان افروز نظارے

(یاسمین پاشا۔ بورکینافاسو)

مغربی افریقہ کے ملک upper volta کو 1984ء میں برکینا فاسو کا نام دے دیا گیا۔تقریباً پورا سال گرم اور خشک آب وہوا والا land lock یہ ملک افریقہ کے غریب ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے۔پچھلی دہائی تک اس ملک کو بہت کم لوگ جانتے تھے۔مجھے یاد ہے 94/96 میں جب اسلام آباد gateway سے برکینا فاسو فون ملانے کا کہا جاتا تو اکثر فون آپریٹر حیران ہوتے کہ یہ کونسا ملک ہے؟موجودہ دور میں ذرائع رسل ورسائل کی بے پناہ ترقی نے جہاں ساری دنیا کو global village بنادیا ہے۔اس کے باوجود اب بھی دنیائے احمدیت کے علاوہ کم لوگ ہی اس ملک کو جانتے ہیں۔مجھے اس احمدی کے تبصرہ پر بہت لطف آتا ہے کہ حضور انور کے دورہ برکینا فاسو کے بعد وہ ایک جماعتی عہدیدار سے ملے اور کہا اللہ کا شکر ہے کہ حضور نے افریقہ کا دورہ کیا تو ہمیں پتہ چلا کہ برکینا فاسو بھی کوئی ملک ہے ورنہ ہم تو اسے ہومیو پیتھی دوا ہی سمجھتے تھے۔لیکن اس ملک کے نصیب تو اس وقت جاگے جب پچھلے سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے با برکت قدم اس دھرتی پر پڑے تھے تب سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے حوالہ سے اس ملک کو جاننے والے دنیا کے کناروں تک موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے برکینا فاسو کا سولھواں جلسہ سالانہ 25، 27،26 مارچ 2005ء کو نئی جلسہ گاہ بُستانِ مہدی میں منعقد ہوا۔بستانِ مہدی ایک وسیع وعریض قطعۂ زمین ہے جو کئی سال پہلے جماعت کو تحفتاً ملی تھی۔اس سال یہ طے ہوا کہ جلسہ سالانہ یہاں منعقد کیا جائے۔دارالحکومت واگا ڈوگو سے جنوب کی طرف غانا جانے والی شاہراہ پر یہ قطعۂ زمین خشک جھاڑیوں سے اَٹے میدان کی شکل میں تھا جہاں بظاہر جلسہ منعقد ہونا مشکل دکھائی دیتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اور بلند عزم وہمت سے بظاہر بہت مشکل کام کامیابی سے انجام بخیر ہوا۔الحمدللہ۔جلسہ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس قطعہ زمین کا نام ''بستانِ مہدی'' عطاء فرمایا۔

عالمِ احمدیت میں جلسہ سالانہ ایک ایسی روایت ہے جس کی بنیاد مسیح محمدی علیہ السلام کے ہاتھوں رکھی گئی۔پہلا جلسہ مبائعین کی ایک چھوٹی سی جماعت نے قادیان دارالامان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت میں منعقد کیا تھا۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اور اُس کی رحمت کے سایہ میں یہ قافلہ پروان چڑھتا رہا۔یہ کاروان آگے بڑھتا رہا اور خدائی وعدوں کے مطابق یہ جماعت عالمگیری وسعت حاصل کر گئی۔خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں اِسے سیراب کرتی رہیں۔پہلے سال میں ایک ہی سالانہ جلسہ ہوا کرتا تھا۔اب جماعت احمدیہ عالمگیر میں اللہ کے فضل وکرم سے سال کے بارہ مہینوں میں دنیا میں کہیں نہ کہیں جلسہ سالانہ ہو رہا ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مجھے بھیجا گیا ہے کہ مَیں آنحضرت کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ کام ہو رہا ہے۔اور اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 2004 میں فرمایا:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ان جلسوں کے انعقاد کا یہ تھا کہ جماعت کی ٹریننگ کی جائے۔تمام افراد جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل ہیں سوائے کسی اشد مجبوری کے سال کے ان تین دن ضرور اکٹھے ہوں کیونکہ ٹریننگ کے بغیر تربیت پر زوال آنا شروع ہو جاتا ہے''۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ وقت مقرر پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔اور جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر جائے اس جلسے میں اُس کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔اور تمام بھائیوں کو ایک کرنے کے لئے ان کی خشکی اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لیے بدرگاہ عزت جلّشانہٗ کوشش کی جائے گی۔اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے''

حضرت مسیح موعود کے ان مقاصد کے پیشِ نظر رکھتے ہوئے جلسہ کی تیاری کا کام regional جلسوں کی شکل میں جنوری کے شروع میں ہی ہو چکا تھا۔ہر region میں ریجنل جلسہ سالانہ منعقدہ ہوا جن میں نومبائعین کی تربیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے پروگرام ترتیب دیے گئے۔مثلاً نماز تہجد اور باقی با جماعت نمازوں کے قیام کے علاوہ جماعت احمدیہ کا تعارف، سیرت النبی ﷺ، بچوں کی تربیت، سلام کو رواج، مجالس عرفان وغیرہ۔

اس کے بعد نیشنل جلسہ کی تیاریاں شروع ہوئیں۔مربیان کرام نے دن رات محنت کر کے حتی الامکان کوشش کر ڈالی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس مرکزی جلسہ میں شامل ہوں۔نومبائعین کی تربیت کے لیے ان کی جلسوں میں شمولیت انتہائی ضروری ہے۔چونکہ یہ لوگ اس کی روحانی اہمیت سے آگاہ نہیں اس لئے انہیں جلسہ کے لیے تیار کرنا ایک مشکل امر ہے۔یہاں نسل در نسل مسلمان لوگ صرف نام کی حد تک مسلمان ہیں عملی طور پر کچھ نہیں جانتے اور جب انہیں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کا تعارف ہوتا ہے تو بہت اخلاص اور وفا کا اظہار کرتے ہیں۔افسوس یہاں احمدیت سے پہلے اسلام کا پیغام کامل رنگ میں پہنچا ہی نہیں۔ورنہ بہت محبت کرنے والے لوگ ہیں۔بقول شاعر: ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی۔

چنانچہ نیشنل جلسہ سے ایک دن پہلے دور دراز جماعتوں سے لوگوں نے پیدل اور اپنے سائیکلوں پر کئی کلو میٹرز کا سفر کر کے regional mission پہنچنا شروع کر دیا۔اس کے بعد بذریعہ بس وفد اجتماعی طور پر نیشنل جلسہ کے لیے روانہ ہوں نعرہ ہائے تکبیر اور احمدیت زندہ باد، اسلام زندہ باد کی گونج میں وفد کی روانگی اور لوگوں کا جوش خروش دیکھنے کے لائق ہوتا ہے۔

25 مارچ بروز جمعہ جلسہ کا پہلا دن تھا۔ہم لوگ بھی نماز جمعہ سے پہلے جلسہ گاہ پہنچ گئے۔اس دفعہ جلسہ میں شمولیت ایک adventure سے کم نہ تھی۔مارچ، اپریل برکینا فاسو میں گرم ترین اور خشک ترین مہینے ہوتے ہیں اور اس دفعہ پہلے کی نسبت گرمی بھی کچھ زیادہ تھی۔اور اس دفعہ سب لوگوں کی رہائش بھی جلسہ گاہ میں ہی تھی۔جب ہم 'بستانِ مہدی' پہنچے تو ماشاءاللہ جنگل میں منگل کا سا سماں تھا۔جلسہ گاہ کو ایک غریب دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ہر طرف ہمارے افریقی بھائی شوخ رنگوں کے لباس میں ملبوس تتلیوں کی مانند اڑتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔خدّام اپنے یونیفارم میں بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔سب کچھ بہت بھلا لگ رہا تھا۔لیکن اک عجیب اُداسی نے جسم وجاں پر تسلط کیا ہوا تھا۔یہ گذرے ہوئے حسین ترین وقت کی یاد تھی۔جب پچھلے سال ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ہمارے مہمان تھے۔

فاصلے بڑھ گئے پر قرب تو سارے ہیں وہی

گذشتہ سال کی یادیں ہر طرف بکھری ہوئی تھیں۔غرضیکہ بستانِ مہدی کے خوبصورت داخلی دروازے سے جونہی بستانِ مہدی کے احاطہ میں داخل ہوں سامنے ہی جلسہ گاہ کی بڑی بڑی مردانہ وزنانہ مارکیاں بنائی گئیں تھیں اور ان کے بائیں طرف لوکل مردوں اور عورتوں کے لیے دو بڑی بڑی مارکیز بطور رہائش گاہ بنائی گئی تھیں اور رہائشی حصہ کی قریب ہی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وسیع انتظام تھا۔جلسہ گاہ کے دائیں طرف ایک چھوٹا سا بازار سجا ہوا تھا fish، chips اور آلو کے کباب اور مقامی کھانے دعوتِ طعام دے رہے تھے۔ہم جلسہ کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی رہائش گاہ کی تلاش میں تھے کہ سامنے افریقی طرز کی گھاس پھونس کی جھونپڑیاں ایک لائن میں نظر آئیں وہ بطور separate family رہائش گاہ تیار کی گئیں تھیں۔ہر ایک hut پر اس کے باسی کا نام چسپاں تھا۔سو ہمیں اپنا گھر ڈھونڈنے کے لیے کوئی خاص تردّد نہیں کرنا پڑا۔تیسرے نمبر کی hut پر مسٹر پاشا لکھا نظر آیا۔سوائے بستر اور جلسہ کے دنوں میں استعمال کی اشیاء کا انتظام ہم پہلے سے کر چکے تھے۔اسی طرح تھوڑی دیر میں ہی بستانِ مہدی کا یہ چھوٹا سا محلّہ آباد ہو گیا۔ہمارے سامنے والا گھر مادام عائشہ رشید تروڑے صدر لجنہ اماءاللہ کا تھا اور ہماری پچھلی طرف کے ہمسائے محترم امیر صاحب محمود ناصر ثاقب اپنے خاندان کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔اسی طرح تمام مبلغین اور مجلس عاملہ اور دیگر احباب نے کرایہ پر اپنے hut لئے ہوئے تھے۔

نماز جمعہ کا وقت ہو چکا تھا۔امیر صاحب غانا محترم عبدالوھاب بن آدم صاحب اس جلسہ کے مہمان خصوصی تھے۔گرمی تھی کہ الامان الحفیظ۔کسی طرح چین نہ تھا۔جلسہ گاہ میں پانی کا ایک ہینڈ پمپ پہلے سے نصب تھا اس کے علاوہ پانی کے بڑے بڑے ٹینکر بھی منگوائے گئے تھے۔وضو کے لیے پانی کے سیمنٹڈ حوض تعمیر کیے گئے تھے۔پینے کے پانی کے بڑے بڑے مٹکے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر رکھے گئے تھے۔

پینے کے ٹھنڈے پانی کی شدید طلب ہوئی تو پانی کی تلاش میں بھیجا۔چنانچہ ٹھنڈے پانی کے پیکٹ mineral water بھی جلسہ کے بازار سے دستیاب تھے۔ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ یہاں افریقہ میں پینے کے ٹھنڈے پانی کی پلاسٹک کے لفافوں میں فروخت کمرشل لیول پر ہوتی ہے۔اور اکثر خواتین یہی کاروبار کرتی ہیں۔بڑے بڑے deep freezers گھروں میں رکھے ہوتے ہیں اور پھر پانی بیچنے کے لیے کئی بچے، لڑکیاں ملازم رکھی ہوتی ہیں جو سارا دن بازاروں، دفاتر، سکولوں، بس اسٹاپ پر پانی بیچتی ہیں۔اور اب mineral water والی کمپنیاں بھی پلاسٹک کے لفافوں میں پانی سپلائی کرتی ہیں اسی وجہ سے پینے کا صاف پانی عموماً ہر جگہ مل جاتا ہے۔سو مجھے پینے کے صاف پانی کی بہت فکر تھی جو خدا کا شکر ہے کہ تینوں دن میسر رہا۔

دن بھر گرم ہوا اور مٹی کے بگولے بستانِ مہدی میں اُڑتے رہے ایک دفعہ تو یوں لگا کہ ہم سمیت جھونپڑی اُڑ جائیں گے کیونکہ اک بگولے کی زد میں ہمارا آشیانہ بھی آ گیا تھا۔لیکن ہم عاشقانِ مسیح موعود اک عہد کی بنیاد رکھ رہے تھے، اک نئے دور میں داخل ہو رہے تھے اور اس پر نازاں تھے کہ ہم یہ تکلیف اپنے پیارے کی محبت میں اُٹھا رہے ہیں اگر اللہ قبول کرے۔

صحرائے اعظم کے کنارے آباد اس ملک میں موسم کی شدت کو محسوس کرتے چشمِ تصور میں عرب کے ریگستان میں جا پہنچی جہاں دو جہانوں کے بادشاہ نے جنم لیا اور ساری زندگی انہیں سخت ترین موسموں میں بغیر کسی سہولت کے گذار دی۔ہمیں تو صرف تین دن یہاں رہنا تھا۔

اسی طرح partition کے بعد ہجرت قادیان کے بعد جب ربوہ شہر آباد ہوا تو تب بھی اسی قسم کے حالات تھے۔اسی طرح جنگل بیابان تھا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں آ کر رہنا شروع کر دیا تھا۔اور اب وہاں سرسبز شاداب شہر آباد ہے۔اپنے بزرگوں کی قربانیوں کے ثمر ہم کھا رہے ہیں۔کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا تو پڑتا ہے۔اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور استغفار کرنے کا موقع ملا۔

شام کو جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔امیر جماعت غانا کی صدارت میں افتتاحی اجلاس ہوا۔تلاوت قران پاک کے بعد محترم عمر معاذ صاحب کی نظم ''اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْر'' ایک دفعہ پھر مسرور کر گئی۔اس کے بعد امیر صاحب برکینا فاسو محمود ناصر ثاقب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کی اہمیت بتائی۔اس

کے بعد محترم امیر صاحب غانا نے اپنے افتتاحی خطاب میں برکینا فاسو کے ابتدائی حالات جن میں احمدیت کا پودا جس طرح یہاں پھلا پھولا اُس کا اور برکینا فاسو میں احمدیت کے نفوذ میں جن بانی علماء کا ہاتھ تھا اُن کا ذکرِ خیر کیا۔ جلسہ گاہ میں غانا کی مہمان خواتین اپنے سفید لباس میں نمایاں تھیں۔ اس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں ہوئیں اور ایک بابرکت دن ختم ہوا۔

رات کو تھوڑی دیر کے لیے سانپ، بچھو کا خوف غالب آیا۔ لیکن کچھ دعائیں اور آیت الکرسی پڑھنے سے خوف جاتا رہا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا حصار تھا جس نے پورے جلسہ گاہ کو اپنی حفاظت میں رکھا۔ ورنہ سانپ اور بچھو مارنے کے کئی واقعات ہوئے لیکن اُن سے ہزاروں کے اس مجمع میں کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بہرحال سوتے جاگتے رات گذر ہی گئی۔ صبح محترم عمر معاذ صاحب کی آواز الصلوٰۃ ، الصلوٰۃ، الصلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کی آواز سے آنکھ کھلی وہ تہجد کے لیے سب کو جگا رہے تھے۔ میگا فون پر درود شریف اور الصلوٰۃ کی آواز سے بچے بھی اُٹھ گئے اور ماشاءاللہ سب باجماعت نماز تہجد میں شامل ہوئے۔

ہمارے جلسہ کے دوسرے معزّز مہمان محترم امیر صاحب آئیوری کوسٹ عبدالرشید انور صاحب تھے دوسرے دن کے اجلاس کی صدارت وہی کر رہے تھے آپ ماشاءاللہ عالم فاضل انسان ہیں۔ فرانسیسی زبان میں تحریر وتقریر پر عبور رکھتے ہیں۔ تلاوتِ قران کریم اور نظم کے بعد آپ نے ”جدید دور کے مسائل کا حل اسلام میں ہے“ Problèmes de temps modernes,les solution de l'Islam. کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسرے دن کی کاروائی میں صداقت حضرت مسیحِ موعود اور بچوں کی تعلیم وتربیت کے موضوع شامل تھے۔

تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا اور اختتام امیر صاحب غانا عبدالوہاب آدم کے خطاب سے ہوا۔ امیر صاحب غانا نے اپنی تقریر میں برکینا فاسو کی جماعت جو ابھی بہت کم عمر ہے اور ترقی پذیر ہے کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ جب انہوں نے غانا میں بستانِ احمد کو آباد کیا تھا تو انہیں بھی ابتداء میں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا تھا کسی نے کہا پانی نہیں ہے بجلی نہیں ہے آہستہ آہستہ تمام مسائل حل ہوتے چلے گئے اور اب اللہ کے فضل سے وہاں سب سہولیات موجود ہیں۔ خلیفۃ المسیح الرابع نے غانا میں ’بستان احمد‘ کا نام رکھا اور خلیفۃ المسیح الخامس نے برکینا فاسو میں ’بستان مہدی‘ کا نام دیا۔ یہ انشاءاللہ ہمیشہ آباد رہیں گے۔ آخر پر امیر صاحب نے ہمارے مرحوم شہید بھائی شکیل صدیقی صاحب کا ذکر خیر کیا۔ دعا کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور اس کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

برکینا فاسو کے اس جلسہ سالانہ میں اللہ کے فضل کے ساتھ مالی، آئیوری کوسٹ، غانا، ٹوگو، بینن، نائیجر اور نائیجیریا کے وفود نے شرکت کی۔ جلسہ کے ختم ہوتے ہی تمام مہمان قافلے اپنی اپنی منزلوں کی طرف لوٹ گئے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیرِ تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

28 مارچ بروز پیر حسبِ روایت ایک عشائیے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں معزز مہمانوں کے علاوہ ڈیوٹیاں ادا کرنے والے کارکنان مجالسِ عاملہ تمام مربیانِ کرام اور ان کے اہل وعیال شامل تھے۔ لجنہ کی طرف امیر جماعت غانا کی بیگم صاحبہ مہمانِ خصوصی تھیں اور امیر صاحب غانا مردانہ حصّے میں خاص مہمان تھے۔ پرتکلف کھانے کے ساتھ ہلکا پھلکا پروگرام بھی تھا۔ صدر لجنہ صاحبہ نے امیر صاحب غانا کی بیگم صاحبہ کے برکینا تشریف لانے کا شکریہ ادا کیا اور ان کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ جواب میں انہوں نے بھی سب کا بہت شکریہ ادا کیا۔ اور اُس کے بعد ناصرات نے اور اپنی لوکل زبان اور عربی میں نعتیں اور بعض نظمیں پیش کیں۔ محترم امیر صاحب غانا نے نے بھی تھوڑی دیر لجنہ کی طرف خطاب کیا اور فرمایا جس طرح حضرت محمد ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے لوگوں کے درمیان رشتہء اخوت قائم کیا تھا اسی طرح غانا اور برکینا فاسو کے احمدیوں کے درمیان بھی اک محبت اور بھائی چارے کا تعلق قائم ہو چکا ہے اور دنیائے احمدیت میں دو ہی ’بستان ہیں غانا میں بُستانِ احمد اور برکینا فاسو میں بُستان مہدی۔ آخر پر امیر صاحب غانا نے بچوں میں غبارے تقسیم کیے اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

برکینا فاسو کی جماعت کو قائم ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا لیکن یہ ایک خوش قسمت جماعت تصوّر کی جاسکتی ہے کیونکہ اس کو ایسی قیادت اور مربیانِ کرام کی team میسر آئی ہے کہ تمام جماعتی سلسلے اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں اور بہت سی پرانی جماعتوں سے آگے نکل چکی ہے اس وقت بہت سے شہروں میں جماعت کے اپنے مشن ہاؤسز اور مساجد قائم ہوچکی اور بعض زیرِتعمیر ہیں۔ اور بہت سی جگہیں خریدی جا چکی ہیں، اس کے علاوہ تین سکول بھی تعمیری مراحل میں ہیں۔ واگا میں احمدیہ ہسپتال کی خوبصورت عمارت کی تعمیر کے ساتھ ساتھ humanity first کے تحت بھی بہت سے منصوبے عمل پیرا ہیں مثلاً برکینا کے بعض علاقوں میں پانی نہیں ہے، وہاں ہینڈ پمپ لگوانے، کنویں کھدوانے کا کام ہو رہا ہے۔ مختلف شہروں میں کمپیوٹر سنٹرز قائم کئے ہیں، یہاں لوگ غربت کے تصور سے بھی غریب ہیں۔ چند ماہ بارش کے دنوں میں جو فصل اُگتی ہے کئی علاقوں میں بعض دفعہ وہ بھی ٹڈی دل کا شکار ہو جاتی ہے چنانچہ لوگوں کی مدد خوراک، لباس کی شکل میں بھی کی جاتی ہے۔ بہر حال ترقی کا سفر خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت میں جاری وساری ہے۔

آخر پر برکینا فاسو کی میں خدمتِ دین پر مامور ہمارے مجاہد بھائی محترم شکیل صدیقی جنہوں نے سرزمینِ برکینا پر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی اور شہادت کا درجہ حاصل کیا کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی بیوی اور بچی کا خود وکیل وکفیل ہو۔ اور ان کے والدین کو صبر جمیل دے۔ آمین۔ محترم شکیل صدیقی صاحب مرحوم کے بھائی مبارک صدیقی صاحب کی نظم کے اس مصرعے پر مضمون ختم کرتی ہوں۔

آؤ کرتے رہیں روشنی کا سفر
یونہی جاری رہے بندگی کا سفر

☆☆☆

بقیہ: جلسہ سالانہ برکینافاسو
از صفحہ نمبر 9

حاضری

امسال ملک میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی کا سامنا ہے جس سے پورا ملک معاشی لحاظ سے بہت متأثر ہوا ہے۔ ویسے بھی یہ ملک بہت غریب ہے اس صورتحال کے پیشِ نظر تصور کیا جارہا تھا کہ امسال جلسہ پر زیادہ لوگ نہیں آسکیں گے لیکن اس کے باوجود احمدیت کے یہ پروانے جلسہ میں شمولیت کے لئے واگا ڈوگو دارالحکومت پہنچے اور حاضری 8 ہزار سے زیادہ ہوگئی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

اس جلسہ میں جماعت احمدیہ گھانا، جماعت احمدیہ نائیجر، نائیجریا، آئیوری کوسٹ، ٹوگو اور بینن کے وفود بھی شامل ہوئے۔

میڈیا کوریج

جلسہ سے چار دن قبل مشن ہاؤس میں امیر صاحب نے ایک پریس کانفرنس کی جس میں سات اخبارات اور ریڈیو کے نمائندے شامل ہوئے اور انہوں نے جلسہ سے قبل اس کانفرنس کو شائع کیا۔ پھر جلسہ کے موقع پر میڈیا کے نمائندے تشریف لائے جس میں نیشنل tv، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے محترم امیر صاحب گھانا سے سوالات کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل نو اخبارات نے خبریں شائع کیں اور نیشنل ٹی وی اور ریڈیو نے تفصیلی خبریں نشر کیں جو ملک کے طول وعرض میں دیکھی اور سنی گئیں۔ الحمدللہ

28/مارچ 2005ء کو بعد از نماز عشاء مشن ہاؤس میں امیر صاحب گھانا مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب کے اعزاز میں جماعت احمدیہ برکینا فاسو نے ایک عشائیہ کا انتظام کیا جس میں ممبران نیشنل مجلس عاملہ، مرکزی مبلغین، لوکل مشنریز، معلمین اور دیگر احباب نے شرکت کی۔

رات آٹھ بجے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم رشید احمد صاحب تراوڑے افسر جلسہ سالانہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں درپیش مشکلات اور مکرم امیر صاحب کی راہنمائی اور مسلسل ہمت بندھانے کا تذکرہ کیا۔

اسی طرح انہوں نے جلسہ سالانہ کے منتظمین اور مبلغین کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس جلسہ کی تیاری اور کامیابی کے سلسلہ میں دن رات محنت کی۔ آخر پر مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب، امیر جماعت احمدیہ گھانا نے جماعت احمدیہ برکینا فاسو نیشنل مجلس عاملہ۔ مبلغین اور منتظمین جلسہ سب کو کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور افسر جلسہ سالانہ مکرم رشید احمد تراوڑے اور کابورے سلیمان صاحب صدر خدام الاحمدیہ کو تحفۃ شیلڈ سے نوازا اور دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں جلسہ سالانہ کی برکات سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور نیز جلسہ سالانہ کے مقاصد جو حضرت مسیح الزمان علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں ان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز شاملین جلسہ انتظامیہ اور مہمانان کرام سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ امین۔

تحریک وصیت

”بہار آئی ہے دل وقف یار کر دیکھو
خرد کو نذر جنونِ بہار کر دیکھو“
گزر نہ جائے کہیں غفلتوں میں عمر عزیز
خدا کے وعدوں پہ اب اعتبار کر دیکھو
کٹھن ہے گرچہ وصیّت کا راستہ پھر بھی
بقا کے واسطے یہ اختیار کر دیکھو
غلام ہو تو غلامی کے طور بھی سیکھو
رضا پہ آقا کی سب کچھ نثار کر دیکھو
کرو حضور کی خواہش کا احترام سبھی
یہ مال چیز ہے کیا جاں بھی وار کر دیکھو

(قریشی داؤد احمد ساجدؔ)

TOP ANGEBOT
جلسہ سالانہ UK 2005ء کے لئے
CALAIS — DOVER — CALAIS
گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی احباب کے لئے فخریہ پیشکش۔ آج ہی رابطہ کریں
ہماری ترقی کا راز ⟷ آپ کا پرخلوص تعاون
KMAS TRAVEL SAALBAU STRS 27 64283 DARMSTADT
TEL:06151-8700646 Fax:06151-8700647 Handy:0170-5534658

خطبہ جمعہ

ہر عہدیدار کو بڑی محنت سے اور ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہئے۔

اگر آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو نظام خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں۔

نظام خلافت سے تعلق انہیں لوگوں کا ہوگا جو تقویٰ پر چلنے والے اور نیک اعمال بجا لانے والے ہوں گے۔

جماعت کینیڈا ابھی اخلاص و وفا کے تعلق میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ نظام جماعت اور خلافت سے وفا و محبت میں بڑھتے چلے جانے کی مؤثر تلقین۔

مظلوم اور بے سہارا عورتوں کے حقوق دلوانے کے لئے نظام جماعت کو ان کی مدد کرنے کی ہدایت۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ یکم/جولائی 2005ء بمطابق یکم/وفا 1384 ہجری شمسی بمقام انٹرنیشنل سینٹر۔ٹورانٹو (کینیڈا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ- آمین

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ اتوار کو بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ ان جلسوں کی بھی اپنی ایک فضا ہوتی ہے جس میں مختلف ماحول اور طبقات کے لوگ ایک مقصد کی خاطر جمع ہوتے ہیں۔ جماعت سے کمزور تعلق والے بھی جب ایک دفعہ جلسے پر آجائیں تو اپنے اندر جماعت اور خلافت سے اخلاص، تعلق اور وفا میں اضافہ اور بہتری دیکھتے ہیں۔ پھر مختلف شعبہ جات کی ڈیوٹیاں ہیں جن میں سے بعض شعبے میرے یہاں قیام کی وجہ سے ابھی تک جاری ہیں، کام کر رہے ہیں۔ ان میں بھی مختلف طبیعتوں کے مالک افراد جن کا عام زندگی میں جلسے کے دنوں میں سپرد کردہ ڈیوٹیوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، وہ ایسی ڈیوٹیاں انجام دے رہے ہوتے ہیں جو عام زندگی میں اس سے بالکل مختلف کام ہو رہے ہوتے ہیں۔ اچھے بھلے پڑھے لکھے، کھاتے پیتے لوگ، جلسے کے مہمانوں کی خدمت کر کے ایک فخر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ (حضور انور نے اس جگہ سب احباب تک آواز پہنچنے کے بارے میں استفسار فرمایا)

مَیں ذکر کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ خیر سے گزر گیا اور اس جلسے میں جو کمزور تعلق والے احمدی ہیں وہ بھی جب آجاتے ہیں تو ان کو بھی ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر ڈیوٹیوں کا ذکر تھا کہ مختلف قسم کے لوگ، مختلف طبقات کے لوگ ڈیوٹیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب لوگ ایک جذبے کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں اور اس لئے کہ آنے والے مہمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں، خدا کی باتیں سننے کے لئے آنے والے مہمان ہیں۔ پھر بہت سے احمدی جو کہ پیس ولیج (Peace Village) میں رہنے والے ہیں بلکہ مَیں کہوں گا کہ تقریباً ہر گھرانے نے اپنے گھر مہمانوں کے لئے پیش کئے ہوئے تھے اور اس میں خوشی محسوس کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلسے کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دے رہا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ بھی اور جگہوں پر بھی احمدی گھروں میں مہمان ٹھہرے ہوئے تھے اور سب خوشی سے مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔ پیس ولیج میں شائد اس لئے بھی زیادہ مہمان آئے ہوں کہ میرا قیام اس جگہ تھا۔

تو بہرحال یہ نظارے جماعت میں محبت اور اخلاص اور ایک دوسرے کی خدمت اور مہمان نوازی کے اس لئے نظر آتے ہیں کہ جماعت ایک لڑی میں پروئی ہوئی ہے۔ اور نظام خلافت سے ان کو محبت اور تعلق ہے۔ اور خلیفۂ وقت کے اشارے پر اٹھنے اور بیٹھنے والے لوگ ہیں۔ یہ نظارے ہمیں جماعت احمدیہ سے باہر کہیں نظر نہیں آسکتے۔ افراد جماعت کا خلافت سے تعلق اور خلیفۂ وقت کا احباب سے تعلق ایک ایسا تعلق ہے جو دنیاداروں کے تصور سے بھی باہر ہے۔ اس کا احاطہ وہ کر ہی نہیں سکتے۔

حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا سچ فرمایا تھا کہ جماعت اور خلیفہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ بہرحال یہ تعلق جو جماعت اور خلافت کا ہے ان جلسوں پر اور ابھر کر سامنے آتا ہے۔ الحمدللہ، مجھے اس بات کی خوشی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کینیڈا ابھی اس اخلاص و وفا کے تعلق میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ تعلق مزید بڑھاتا چلا جائے اور یہ وقتی جوش اور جذبے کا تعلق نہ ہو۔ آپ لوگوں نے ہمیشہ محبت اور وفا کا اظہار کیا ہے۔ 27 مئی کو جب مَیں نے خلافت کے حوالے سے خطبہ دیا تھا تو جماعتی طور پر بھی اور مختلف جگہوں سے ذاتی طور پر بھی، سب سے پہلے اور سب سے زیادہ خطوط وفا اور تعلق کے مجھے کینیڈا سے ملے تھے۔ اللہ کرے یہ محبت اور وفا کے اظہار اور دعوے کسی وقتی جوش کی وجہ سے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ رہنے والے اور دائمی ہوں اور آپ کی نسلوں میں بھی چلنے والے اور قائم رہنے والے ہوں۔

یاد رکھیں جہاں محبت کرنے والے دل ہوتے ہیں وہاں فتنہ پیدا کرنے والے شیطان بھی ہوتے ہیں جو اس تعلق کو توڑنے یا اس تعلق میں رخنے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے بھی آپ کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ اپنے ماحول پر نظر رکھنی ہے۔ کہیں سے بھی کوئی ایسی بات سنیں جو جماعتی وقار یا خلافت کے احترام کے خلاف ہو تو فوری طور پر عہدیداران کو بتائیں، امیر صاحب کو بتائیں، مجھے بتائیں۔ کیونکہ بعض دفعہ بظاہر بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن اندر ہی اندر پکتی رہتی ہیں اور پھر بعض کمزور طبائع کو خراب کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ عہدیداران بھی اپنے اندر یہ عادت پیدا کریں کہ جب ایسی باتیں سنیں تو سن کر سرسری طور پر دیکھنے کی بجائے اس کی تحقیق کر لیا کریں، یا کم از کم نظر رکھا کریں۔ ایک دفعہ اگر سنی ہے تو ذہن میں رکھیں اور اگر دوبارہ سنیں تو بہرحال اس پر توجہ دینی چاہئے۔ امیر صاحب کو بتائیں پھر مجھے بھی بتائیں اسی واسطے سے، بعض دفعہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ چھوٹی سی بات لگ رہی ہوتی ہے اس لئے کہ ہر ایک کو اس کے پس منظر کا، بیک گراؤنڈ کا پتہ نہیں ہوتا۔ اس کی جڑیں کسی اور جگہ ہوتی ہیں۔ اس لئے کسی فتنے کو کبھی چھوٹا نہ سمجھیں، اگر کوئی ایسی بات ہے جو وقتی ہے، آپ کے نزدیک سطحی سی بات ہے، اور غصے میں کسی نے کہہ دی ہے تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ اور اِن وقتی شکایتوں اور شکووں کو دُور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اور عہدیداروں کی طرف سے بھی کی جانی چاہئے۔

عہدیداروں کو اس بات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور ایسی باتیں سننی چاہئیں تاکہ توجہ نہ دینا فرد جماعت اور عہدیداروں میں دوری پیدا کرنے کا باعث نہ بن جائے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا جب بھی کسی بات کا مجلسوں میں ذکر ہو رہا ہے اور پھر شرارت پھیلانے کی غرض سے ذکر ہو رہا ہے تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ بہرحال ہر صورت میں جب بھی آپ کوئی ایسی بات سنیں جس میں ذرا سی بھی نظام کے خلاف کسی بھی قسم کی بو آتی ہو تو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اس لئے یہاں سمیت تمام دنیا کے عہدیداران بھی اور امراء بھی جہاں جہاں بھی ہیں، ان سے مَیں کہوں گا کہ اپنے آپ کو ایک حصار میں، ایک شیل (Shell) میں بند کر کے یا محصور کر کے نہ رکھیں، جہاں صرف ایسے لوگ آپ کے ارد گرد ہوں جو 'سب ٹھیک ہے' کی رپورٹ دینے والے ہوں۔ بلکہ ہر ایک احمدی کی ہر متعلقہ امیر اور عہدیدار تک پہنچ ہونی چاہئے تاکہ ہر طبقے

اور ہر قسم کے لوگوں سے آپ کا براہ راست تعلق ہو۔ بعض دفعہ، بعض نوجوان بھی ایسی معلومات دیتے ہیں اور ایسی عقل کی بات کہہ دیتے ہیں جو بڑی عمر کے لوگ یا تجربہ کار لوگوں کے ذہن میں نہیں آتی۔ اس لئے کبھی بھی، کسی بھی نوجوان کی یا کم پڑھے لکھے کی بات کو تخفیف یا کم نظر سے نہ دیکھیں۔ وقعت نہ دیتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ ہر بات کو توجہ دینی چاہئے۔ پھر بعض دفعہ نوجوانوں کے ذہنوں میں بعض سوال اٹھتے ہیں اور اس معاشرے میں اور آج کل کے نواجونوں کے ذہن میں بھی باتیں اُٹھتی رہتی ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟ اور ایسا کیوں نہیں ہے؟۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو بھی، لجنہ اماء اللہ کو بھی اور جماعتی عہدیداران کو بھی ایسے نوجوانوں کی تسلی کرانی چاہئے، ان کو تسلی بخش جواب دینے چاہئیں تاکہ کسی فتنہ پرداز کو ان کو استعمال کرنے کا موقع نہ ملے۔

پھر عہدیداران جو جماعتی نظام میں عہدیداران ہیں وہ صرف عہدے کے لئے عہدیدار نہیں ہیں بلکہ خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ نظام جماعت، جو نظام خلافت کا ایک حصہ ہے، کی ایک کڑی ہیں۔ ہر عہدیدار اپنے دائرے میں خلیفہ وقت کی طرف سے، نظام جماعت کی طرف سے تفویض کئے گئے، ان کے سپرد کئے گئے اس حصہ فرض کو صحیح طور پر سرانجام دینے کا ذمہ دار ہے۔ اس لئے ایک عہدیدار کو بڑی محنت سے، ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہئے۔ اور اُن عہدیداروں میں اپنے آپ کو شمار کرنا چاہئے جن سے لوگ محبت رکھتے ہوں۔ جس کا ایک حدیث میں یوں ذکر آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔

(مسلم کتاب الإمارة)

تو اگر تقویٰ پر چلتے ہوئے تمام عہدیدار اپنے فرائض نبھائیں اور جب فیصلے کرنے ہوں تو خالی الذہن ہو کر کیا کریں، کسی طرف جھکاؤ کے بغیر کیا کریں۔ جیسا کہ پہلے بھی مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تقویٰ یہی ہے کہ اگر اپنے خلاف یا اپنے عزیز کے خلاف بھی گواہی دینی ہو تو دے دیں۔ لیکن انصاف کے تقاضے پورے کریں تو پھر ایسے عہدیدار اللہ کے محبوب بن رہے ہوں گے جیسا کہ ایک حدیث میں ذکر آتا ہے۔

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور ان سے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔ (ترمذی ابواب الأحکام باب فی الإمام العادل)

یہاں حاکم تو نہیں ہیں لیکن عہدے بہرحال آپ کے سپرد کئے گئے ہیں، ایک ذمہ واری آپ کے سپرد کئی گئی ہے۔ ایک دائرے میں آپ نگران بنائے گئے ہیں۔ پس یہ جو خدمت کے مواقع دیئے گئے ہیں یہ حکم چلانے کے لئے نہیں دیئے گئے بلکہ خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے ہیں۔

خلیفہ وقت کے فرائض کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں یہ فرما دیا ہے کہ ﴿فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (صٓ:27) یعنی پس تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلے کر اور اپنی خواہش کی پیروی مت کر۔ وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی۔

پس جب عہدیداران پر خلیفۂ وقت نے اعتماد کیا ہے اور اُن سے انصاف کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کی امید رکھی ہے۔ کیونکہ ہر جگہ تو خلیفۂ وقت کا ہر فیصلہ کے لئے پہنچنا مشکل ہے، ممکن ہی نہیں ہے۔ تو اگر عہدیداران، جن میں قاضی صاحبان بھی ہیں، دوسرے عہدیداران بھی ہیں اپنے فرائض انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا نہیں کرتے تو پھر اللہ کی گرفت کے نیچے آتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ دوہرے گناہگار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ایک اپنے فرائض صحیح طرح انجام نہ دے کر، دوسرے خلیفۂ وقت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا کر، خلیفۂ وقت کے علم میں صحیح صورت حال نہ لا کر۔ نمائندے کی حیثیت سے جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، عہدیداران کا یہ فرض بنتا ہے کہ خلیفۂ وقت

www.Budget-Hardware.de

—— Web Designing ——

Callshop اور Internet Cafe's

نیز کمپیوٹر کا ہر قسم کا سامان ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے

+49 179 9702505 +49 611 58027984

info@budget-hardware.de www.budget-hardware.de

کو ایک ایک بات پہنچائیں۔ بعض دفعہ بیوقوفی میں بعض لوگ یہ کہہ جاتے ہیں، ان میں عہدیدار بھی شامل ہیں، کہ ہر بات خلیفہ وقت تک پہنچا کر اسے تکلیف میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ عام لوگ بھی جس طرح مَیں نے کہا کہہ دیتے ہیں کہ اپنی تکلیفیں زیادہ نہ لکھو جو مسائل ہیں وہ نہ لکھو۔ وہ کہتے یہ ہیں کہ پہلے تھوڑے معاملات ہیں؟ پہلے تھوڑی پریشانیاں ہیں؟ جماعتی مسائل ہیں جو ان کو اور پریشان کیا جائے۔ تو یاد رکھیں، میرے نزدیک یہ سب شیطانی خیال ہیں، غلط خیال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا براہ راست حکم خلیفہ کے لئے ہے اور کیونکہ کام کے پھیل جانے کی وجہ سے، کام بہت وسیع ہو گئے ہیں، پھیل گئے ہیں، خلیفہ وقت نے اپنے نمائندے مقرر کر دیئے ہیں تاکہ کام میں سہولت رہے۔ لیکن بنیادی طور پر ذمہ داری بہرحال خلیفۂ وقت کی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے تو پھر اس کی مدد کے لئے وہ تیار رہتا ہے۔ کیونکہ خلیفہ بنایا بھی اُس نے ہے تو یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ بنائے بھی خود، ذمہ داری بھی اس پر ڈالے اور پھر اپنی مدد اور نصرت کا ہاتھ بھی اس پر نہ رکھے۔ اس لئے یہ تصور ہی غلط ہے کہ خلیفۂ وقت کو تکلیف نہ دو۔ خلیفہ کی جو برداشت ہے اور تکلیف دہ باتیں سننے کا جس قدر حوصلہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہوتا ہے یا خلافت کے انعام کے بعد جس طرح اس کو بڑھاتا جاتا ہے کسی اور کو نہیں دیتا۔ اس لئے یہ ساری ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سے ادا کروانی ہوتی ہے۔ بہرحال وہ حوصلہ بڑھا دیتا ہے۔ اس لئے یہ تصور غلط ہے کہ تکلیف نہ دو۔ کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور تکلیف پہنچانا اس حد تک جائز ہے بلکہ ہر ایک کا فرض ہے۔

پس اس تصور کو عہدیداران جن کے ذہنوں میں یہ بات ہے کہ خلیفہ وقت کو تکلیف کیا دینی ہے، وہ ذہن سے یہ بات نکال دیں اور مجھے بھی گناہگار ہونے سے بچائیں اور خود بھی گناہگار ہونے سے بچیں۔ اگر اصلاح کی خاطر کسی بڑے آدمی کے خلاف بھی کارروائی کرنی پڑے تو کریں اور اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کریں کہ اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ اگر فیصلے تقویٰ پر مبنی اور نیک نیتی سے کئے گئے ہیں تو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے گی۔ ورنہ یاد رکھیں اگر جماعت احمدیہ الٰہی جماعت ہے اور یقیناً الٰہی جماعت ہے تو پھر اس کی رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے، فرماتا رہے گا۔ ایک حد تک تو بعض عہدیداران سے صرف نظر ہو گی لیکن پھر یا تو خلیفۂ وقت کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈال دے گا یا کسی اور ذریعہ سے اس عہدیدار سے خدمت کا موقع چھین لے گا، اس کو خدمت سے محروم کر دے گا۔ پس تمام عہدیداران تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ اپنے فرائض منصبی ادا کریں۔ اور آپ کا کبھی کوئی فیصلہ، کبھی کوئی کام نفسانی خواہشات کے زیر اثر نہ ہو۔ اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

دوسری بات مَیں احباب جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں، جیسے کہ پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں کہ ایک بہت بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں یہ ریزولیوشنز، یہ خط، یہ وفاؤں کے دعوے تب سچے سمجھے جائیں گے، تب سچے ثابت ہوں گے جب آپ ان دعووں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ نہ کہ وقتی جوش کے تحت نعرہ لگا لیا اور جب مستقل قربانیوں کا وقت آئے، جب وقت کی قربانی دینی پڑے، جب نفس کی قربانی دینی پڑے تو سامنے سو سو مسائل کے پہاڑ کھڑے ہو جائیں۔ پس اگر یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر خلافت سے محبت ہے تو پھر نظام جماعت جو نظام خلافت کا حصہ ہے اس کی بھی پوری اطاعت کریں۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے تقویٰ پر قائم رہنے کی جو تلقین کی جاتی ہے اور یقیناً یہ خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہی ہے، اس پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی جس آیت میں خلافت کا انعام دیئے جانے کا وعدہ فرمایا ہے اس سے پہلی آیتوں میں یہ مضمون بھی بیان ہوا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اللہ سے ڈرو، اس کا تقویٰ اختیار کرو تو پھر تمہاری کامیابیاں ہیں۔ ورنہ پھر کھوکھلے دعوے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے اور ہم وہ کر دیں گے۔ ہم آگے بھی لڑیں گے، ہم پیچھے بھی لڑیں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۔قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۔اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِّمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (النور53-54) یعنی جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تُو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ تُو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت کرو۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

پس اگر حقیقت میں یہ سچا دعویٰ ہے تو پھر تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کریں، اس کے بندوں کے حقوق ادا کریں، جلسے کے دنوں میں جو نصائح کی گئی تھیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے اس عہد پر عمل کر کے دکھائیں کہ ہر معروف فیصلے پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ورنہ یہ عہد یہ دعوے کھوکھلے ہیں۔ تم اپنی باتوں سے تو زبانی جمع خرچ میں یہ کہہ سکتے ہو

کہ ہاں ہم یوں کرتے ہیں۔لیکن یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ان دعووں کی کنہ تک سے واقف ہے۔اس کو گہرائی تک علم ہے۔دلوں کا حال جانتا ہے۔باتوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے۔اس لئے اس کو دھوکا نہیں دیا جاسکتا۔پس اللہ کا یہ خوف دل میں رکھتے ہوئے ہر احمدی کو اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر اس طرح زندگی گزارو گے تو تمہارا خلافت کے ساتھ تعلق بھی مضبوط ہوگا اور کیونکہ یہ تعلق خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوگا اس لئے اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل فرماتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فیض پانے والے ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو نیک اعمال بھی بجا لانے والے ہوں۔پس خلافت سے تعلق مشروط ہے نیک اعمال کے ساتھ۔خلافت احمدیہ نے تو انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔لیکن نظام خلافت سے تعلق انہیں لوگوں کا ہوگا جو تقویٰ پر چلنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے ہوں گے۔اگر جائزہ لیں تو آپ کو نظر آجائے گا کہ جن گھروں میں نمازوں میں بے قاعدگی نہیں ہے، ان کا نظام سے تعلق بھی زیادہ ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہیں ان کا خلافت اور نظام سے تعلق بھی زیادہ ہے۔اور جن گھروں میں نمازوں میں بے قاعدگیاں ہیں، جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے میں وہ شدت نہیں ہے احمدی ہونے کے باوجود نظام جماعت کا احترام نہیں ہے، لوگوں کے حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرتے وہی لوگ ہیں جن کے گھروں میں بیٹھ کر خلیفۂ وقت کے بارہ میں بعض منفی تبصرے بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔تو اپنے آپ کو نظام جماعت اور جماعتی عہدیداران سے بالا بھی وہاں سمجھا جا رہا ہوتا ہے۔ایسے لوگ تبصرے شروع کرتے ہیں عہدیداروں سے اور بات پہنچتی ہے خلیفۂ وقت تک۔جب نظام جماعت کی طرف سے ان کے خلاف کوئی فیصلہ آتا ہے تو اس پر بجائے استغفار کرنے کے اعتراض ہو رہے ہوتے ہیں۔حالانکہ نظام جماعت میں تو خلافت کی وجہ سے یہ سہولت میسّر ہے کہ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ کوئی فیصلہ کسی فریق کی طرفداری میں کیا گیا ہے تو خلیفۂ وقت کے پاس معاملہ لایا جاسکتا ہے۔اگر پھر بھی بعض شواہد یا کسی کی چرب زبانی کی وجہ سے فیصلہ کسی کے خلاف ہوتا ہے تو اس کو تسلیم کرلینا چاہئے اور بلاوجہ نظام پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔کیونکہ یہ اعتراض تو بڑھتے بڑھتے بہت اوپر تک چلے جاتے ہیں۔ایسے موقعوں پر اس حدیث کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے، پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی اپنی چرب زبانی کی وجہ سے میرے سے فیصلہ اپنے حق میں کروالیتا ہے حالانکہ وہ حق پہ نہیں ہوتا تو وہ آگ کا گولہ اپنے پیٹ میں ڈال رہا ہوتا ہے۔یعنی اس وجہ سے وہ اپنے پر جہنم واجب کر رہا ہوتا ہے اور کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس فعل کی وجہ سے اس دنیا میں بھی اذیت میں مبتلا رکھے۔اس کو کئی قسم کے صدمات پہنچ رہے ہوں مختلف طریقوں سے۔مختلف وجوہات سے وہ مشکلات میں گرفتار ہوجائے۔تو بہرحال جیسا کہ مَیں پہلے عہدیداران سے بھی کہہ آیا ہوں کہ انہیں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنے چاہئیں۔لیکن فریقین سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ آپ بھی حسن ظنی رکھیں اور اگر فیصلے خلاف ہو جاتے ہیں تو معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں۔اور جیسا کہ حدیث میں آیا ہے دوسرے فریق کو آگ کا گولہ پیٹ میں بھرنے دیں۔اور لڑائیوں کو طول دینے اور نظام جماعت سے متعلق جگہ جگہ باتیں کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم پر عمل کریں کہ سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو۔اللہ تعالیٰ سب میں یہ حوصلہ پیدا فرمائے اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا بن جائے۔

لیکن یہاں مَیں عہدیداران خاص طور پر امراء کے لئے ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ان مغربی ممالک میں جیسا کہ مَیں اپنے جلسے کی تقریر میں ذکر کر چکا ہوں عائلی یا میاں بیوی کے جھگڑوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔اور یہ جھگڑے ایسی نوعیت اختیار کر جاتے ہیں کہ علم ہونے اور ہمدردی ہونے کے باوجود نظام جماعت بعض پابندیوں کی وجہ سے کچھ نہیں کرسکتا۔کیونکہ بعض صورتوں میں ملکی قانون ایک فریق کو حق پر نہ ہونے کے باوجود اس کے شرعی حقوق کی وجہ سے بعض حق دے دیتا ہے۔اس لئے ایسے مرد جو ظلم کرکے اپنی بیویوں کو گھروں سے نکال دیتے ہیں۔یہ بھی نہیں دیکھتے کہ موسم کی شدت کیا ہے۔پھر ایسے ظالم باپ ہوتے ہیں کہ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ اس موسم کی شدت میں ماں کی گود میں چند ماہ کا بچہ ہے۔تو ایسے لوگوں کے خلاف نظام جماعت کو عورت کی مدد کرنی چاہئے۔پولیس میں بھی اگر کیس رجسٹر کروانا پڑے تو کروانا چاہئے۔یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ ہم جماعت میں فیصلہ کرلیں گے اور باہر نہ نکلیں۔بعد میں اگر فیصلہ جماعت کے اندر کیا جاسکتا ہو تو کریں، کیس واپس لیا جاسکتا ہے۔لیکن ابتدائی طور پر ضرور رپورٹ ہونی چاہئے۔اور پھر جو لاوارث اور بے سہارا عورتیں ہیں، ان ملکوں میں آکر لاوارث بن جاتی ہیں کیونکہ والدین یہاں نہیں ہوتے، مختلف غیروں کے گھروں میں رہ رہی ہیں ان کو بھی جماعت کو سنبھالنا چاہئے، ان کی رہائش کا بھی جماعت بندوبست کرے، ان کے لئے وکیل کا انتظام کرے۔(اور پھر ظاہر تو ہو جاتا ہے، پردہ پوشی کی جائے تو الگ بات ہے)۔ایسے ظالم خاوندوں کے خلاف جماعتی تعزیر کی سفارش بھی مجھے کی جائے۔تو اس کے لئے فوری طور پر امریکہ اور کینیڈا کے امراء ایسی فہرستیں بنائیں، بعض دوسرے مغربی ممالک میں بھی ہیں، لجنہ کے ذریعہ سے بھی پتہ کریں اور ایسی عورتوں کو ان کے حق دلوائیں۔اور جن عورتوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے اور نظام جماعت بھی اس بارے میں حرکت میں نہیں آرہا تو یہ عورتیں مجھے براہ راست لکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے جماعت کا فعّال حصہ بننے کی توفیق دے۔ہم اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔وہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں جس کی آپؑ نے ہم سے توقع کی ہے۔اپنے نیک نمونے قائم کرنے والے ہوں تا کہ ان نیک نمونوں کی وجہ سے غیر بھی ہماری طرف توجہ کریں۔اور اس ذریعہ سے ہمیں تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کی توفیق ملے۔پس اس کے لئے ہمیں اپنے ایمانوں کو بھی کامل کرنا ہوگا، اگر کہیں سوچوں میں ٹیڑھ ہے تو اس کو بھی دور کرنا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب انسان مومن کامل بنتا ہے تو وہ اس کے اور اس کے غیر میں فرق رکھ دیتا ہے۔اس لئے پہلے مومن بنو۔اور یہ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں، دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ واستغفار میں مصروف رہو۔نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو۔راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کردے گا“۔(ملفوظات جلد ششم صفحہ 146)

تو یہ توقعات ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم سے۔دنیا کی خاطر جو ایک دوسرے پر ظلم ہو رہے ہیں ان سے بچیں۔راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا ذریعہ ہے۔اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سمیٹنے والے ہوں گے تو اس کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل اور انعام جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر خلافت کی صورت میں جاری فرمایا ہے اس سے بھی حصہ پانے والے ہوں گے۔اور اگر دعوے تو خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے ہوں اور عمل یہ کہ کسی طرح خلیفہ وقت کو باتوں ہی باتوں میں دھوکا دیا جائے۔تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنا قانون استعمال کرتا ہے۔اور ظالم اپنے ظلموں کی وجہ سے دنیاداروں سے تو بچ سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق جس کا علم محدود ہے اس سے تو بچ سکتا ہے، لیکن خدا تعالیٰ سے نہیں۔پس ہر ایک کو اپنا اس لحاظ سے بھی جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

نیکیاں اپنے اندر کس طرح پیدا کرنی چاہئیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”نوافل ہمیشہ نیک اعمال کے متمّم اور مکمل ہوتے ہیں اور یہی ترقیات کا موجب ہوتے ہیں۔مومن کی تعریف یہ ہے کہ خیرات وصدقہ وغیرہ جو خدا نے اس پر فرض ٹھہرایا ہے بجالاوے اور ہر ایک کارِ خیر کے کرنے میں اس کو ذاتی محبت ہو اور کسی تصنع ونمائش وریاء کو اس میں دخل نہ ہو۔یہ حالت مومن کی اس کے سچے اخلاص اور تعلق کو ظاہر کرتی ہے اور ایک سچا اور مضبوط رشتہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیدا کر دیتی ہے۔اُس وقت اللہ تعالیٰ اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے۔اور اُس کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے۔اور اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے۔الغرض ہر ایک فعل اس کا اور ہر ایک حرکت وسکون اس کا اللہ ہی کا ہوتا ہے۔اُس وقت جو اس سے دشمنی کرتا ہے وہ خدا سے دشمنی کرتا ہے“۔

(ملفوظات جلد نمبر3 صفحہ 343-344 جدید ایڈیشن)

تو فرمایا کہ ہر نیک کام میں، ہر کارِ خیر میں ذاتی محبت ہو۔ایک جوش سے نیکی کا کام ہو رہا ہو، مجبوری سے نہ ہو رہا ہو اور کوئی تصنع اور بناوٹ بھی نہ ہو۔نیکی دنیا کو دھوکا دینے کے لئے بھی نہ ہو رہی ہو۔دکھانے کے لئے بھی نہ ہو رہی ہو۔تو یہ ہے تعریف نیک اعمال بجالانے اور تقویٰ پر قائم ہونے کی۔اور پھر جب اس طرح پر اعمال بجا لا رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اس کے انعاموں سے بھی

Fozman Foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

حصہ پانے والے ہوں گے۔ پس ان انعاموں سے حصہ پانے کے لئے ایک مسلسل اور مستقل عمل ہے جس پر ایک مومن کو چلنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ گزشتہ دنوں کی برکتوں سے جو آپ نے حصہ پایا ہے اس کو ہمیشہ اپنی زندگی کا حصہ بنالیں اور معاشرے میں ایک دوسرے کے خلاف بعض جگہ جو نفرتیں پل رہی ہیں ان کو دُور کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ بڑے درد سے آپؑ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ میرے مرید ہو کر مجھے بدنام نہ کریں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے۔ اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح ہی پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بدخلقی اور بدسلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہئے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اٹھیں کہ یہ اب وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ خوب یاد رکھو کہ صاف ہو کر عمل کرو گے تو دوسروں پر تمہارا ضرور رعب پڑے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد5صفحہ282-283جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ سب کو بیعت کے حق کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ نیکیوں میں بڑھنے والے، نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم رہے۔

میرا یہاں کینیڈا میں اِس دورہ کا یہ آخری جمعہ ہے۔ مختصراً یہاں ذکر کر دوں کہ جو وفا اور پیار اور اخلاص مَیں نے آپ میں دیکھا اور محسوس کیا ہے خدا کرے یہ ہمیشہ قائم رہے۔ اور آپ میں سے اکثریت جو اخلاص اور وفا میں بڑھی ہوئی ہے اپنے نمونوں اور اثر کی وجہ سے اپنے کمزوروں کو بھی اپنے ساتھ ملانے والی ہو، ہر فتنے سے محفوظ رہنے والی ہو۔ اللہ آپ کو ہر فتنے سے محفوظ رکھے اور آپ لوگوں کو یہ بھی توفیق دے کہ احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام اس خطّہ کے لوگوں تک بھی پہنچانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ کی طرف لے جانے والا راستہ دکھانے والے ہوں۔ اللہ آپ کی طرف سے ہمیشہ مجھے خوشی کی خبریں پہنچاتا رہے۔ خدا حافظ، السلام علیکم۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ : منصور احمد ناصر)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو اپنا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ اجتماع پندرہ سال کے وقفے کے بعد منعقد ہوا۔ اس لمبے وقفے کی بڑی وجہ طویل خانہ جنگی اور ملک کی غیر یقینی صورتحال تھی۔ اجتماع کے لئے ۲۵ تا ۲۷ مارچ ۲۰۰۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں اور مقام اجتماع کے لئے کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کے جماعتی ہیڈ کوارٹر Teh Town کا انتخاب کیا گیا۔ یہ ٹاؤن رابرٹس پورٹ جانے والی سڑک کے کنارے واقع ایک چھوٹا سا ٹاؤن ہے جہاں ایک خوبصورت سی مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ یہاں کی زندگی نہایت سادہ ہے۔ چنانچہ یہاں کے خدام نے اپنی روایات کے مطابق بانس کی لکڑیاں گاڑ کر ان کے اوپر کھجور کے پتوں کی چھت ڈال دی۔ بیٹھنے کے لئے بانس ہی کے بنچ تیار کر لئے گئے۔ یوں ہمارا اجتماع ہال تیار ہو گیا۔ اسے غریب دُلہن کی طرح سجانے کے لئے مختلف جماعتی بینرز چاروں طرف لگائے اور ٹاؤن میں موجود مختلف رنگا رنگ پتوں اور پھولوں کے گلدستے بنا کر بانس کے ستونوں کے ساتھ آویزاں کر دیئے گئے۔ یوں سادگی کے ساتھ حسن بھی عود کر آیا۔

۲۵/مارچ بروز جمعۃ المبارک منروویا شہر سے ایک بس پر خدام کا قافلہ علی الصبح مکرم محمد احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کی قیادت میں مقام اجتماع کی طرف روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل مکرم محمد اکرم صاحب باجوہ امیر و مشنری انچارج جماعتِ احمدیہ لائبیریا نے اجتماعی دعا کروائی۔ راستے میں بومی کاؤنٹی سے بھی چند خدام اجتماع میں شرکت کے لئے اس قافلے میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ قافلہ جمعہ کی نماز سے کافی پہلے بحفاظت Teh Town پہنچ گیا۔ نمازِ جمعہ کے معاً بعد اجتماع کے پہلے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم اور دو زبانوں (انگریزی اور Vai) میں ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ نظم اور عہد کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کی اور خدام کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں مکرم حاجی اسماعیل صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے اپنی تقریر میں نہایت مؤثر انداز میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جو Teh جماعت کی لجنہ نے تیار کیا تھا۔ نمازِ مغرب اور عشاء اپنے وقت پر ادا کی گئیں۔ دونوں نمازوں کے درمیانی وقفہ کے دوران رات کا کھانا پیش کیا گیا۔ عشاء کے بعد سوال و جواب کی نہایت دلچسپ مجلس منعقد ہوئی۔ روشنی کیلئے جنریٹر کا انتظام تھا جس سے جنگل میں منگل کا سماں بن گیا۔

اگلے روز کا آغاز نمازِ تہجد سے ہوا جو باجماعت ادا کی گئی۔ نمازِ فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔ ناشتے وغیرہ سے فراغت کے بعد صبح 10 بجے اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت، نظم اور عہد کے ساتھ ہوا۔ مہتمم تربیت اور مہتمم مال کی تقاریر ’’حقیقی اسلامی نماز‘‘ اور ’’اسلام میں مالی قربانی کی اہمیت‘‘ کے موضوعات پر ہوئیں۔ اس سیشن کی خاص بات محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لائبیریا کی بنفسِ نفیس شمولیت تھی جو خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے منروویا سے تشریف لائے تھے۔ امیر صاحب نے اپنے خطاب میں حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی صداقت کو پرزور دلائل کے ساتھ بیان کیا۔ انہوں نے خدام کو ایک لمبے عرصے کے بعد اجتماع منعقد کرنے پر مبارکباد دی اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ انہوں نے کہا اگرچہ اجتماع کی حاضری کم ہے لیکن اگر آپ اپنے اندر حقیقی قربانی کی روح پیدا کر لیں اور انشراحِ صدر کے ساتھ جماعتی کاموں میں حصہ لیں تو آپ کی ترقی کی راہیں کھلی ہیں۔ کوئی آپ کے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ انہوں نے TehTown کے خدام کا خاص طور پر ذکر کیا اور ان کے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے جذبۂ خدمت کو بڑھائے۔ وقتاً فوقتاً فضاء خدام کے پرجوش نعروں سے گونجتی رہی۔

دوسرے دن کے پہلے سیشن کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ محترم امیر صاحب اپنے وفد کے ہمراہ واپس منروویا تشریف لے گئے۔ دوسرے اور تیسرے سیشن میں نہایت دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے خدام نے انتہائی جوش و خروش سے ان مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوتِ قرآنِ کریم، اذان، پیغام رسانی، اور مشاہدہ معائنہ شامل تھے۔ جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ، تین ٹانگ کی دوڑ، رسہ کشی، کلائی کشتی، اور میوزیکل چیئرز شامل تھے۔ آخر پر کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی بمقابلہ بومی کاؤنٹی و منروویا کا ایک دلچسپ نمائشی فٹ بال میچ ہوا جو میزبان کاؤنٹی، کیپ ماؤنٹ نے ایک صفر سے جیت لیا۔ بعض مقابلے مثلاً پیغام رسانی، مشاہدہ و معائنہ، میوزیکل چیئرز، وغیرہ ان خدام اور ٹاؤن کے دیگر افراد کے لئے بالکل نئے تھے۔ یہ مقابلہ جات ان کے لئے گہری دلچسپی کا باعث بنے۔ تمام نمازیں مقررہ وقت پر ادا کی گئیں۔ نمازِ عشاء کے بعد آج بھی سوال و جواب کی دلچسپ مجلس قائم ہوئی۔ مکرم جاوید اقبال صاحب لنگاہ مرکزی مبلغ سلسلہ بومی کاؤنٹی نے نہایت مدلل اور تسلی بخش جوابات دیئے۔

تیسرے اور آخری دن کا آغاز بھی نمازِ تہجد کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ ہوا۔ نمازِ فجر کے بعد درسِ قرآن ہوا۔ اجتماع کا فائنل سیشن حسبِ معمول تلاوت، نظم اور عہد کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم جاوید اقبال صاحب مبلغ سلسلہ و مہتمم تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے ’احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں میں فرق‘ کے موضوع پر پرمعارف تقریر کی اور خدام کو اپنا مقام سمجھتے ہوئے ذمہ داریاں نبھانے کی تلقین کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے اس اجتماع کی رپورٹ اختصار کے ساتھ پیش کی۔ شعبہ رجسٹریشن کے ریکارڈ کے مطابق اس اجتماع میں حاضرین کی کل تعداد 96 رہی جس میں 74 خدام اور 22 انصار شامل تھے۔ عورتوں اور بچوں کو اس تعداد میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ منروویا سمیت تین کاؤنٹیز کے 19 ٹاؤنز کی نمائندگی ہوئی۔

محترم صدر صاحب کی رپورٹ کے بعد علاقے کے بعض بااثر افراد نے اس اجتماع کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس اجتماع کو اپنی زندگی میں رونما ہونے والا ایک منفرد واقعہ قرار دیا اور باقاعدگی سے ایسے اجتماع کروانے کی ضرورت پر زور دیا۔

آخر پر تقسیم انعامات کی دلچسپ تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم جاوید اقبال صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدام میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے ساتھ ہی اجتماع کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ (الحمد للہ)

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ اور ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور خدام و اطفال کی بہترین تعلیم و تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact ***Muhammad Sajid Qamar***

Tel: 020 8239 8312 Mobile:07734470783 Fax: 020 8664 1190

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

جماعت احمدیہ برکینافاسو کے 16ویں جلسہ سالانہ کا
'بستان مہدی' میں کامیاب وبابرکت انعقاد

آٹھ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت۔ اخبارات ،ریڈیو اور ٹی وی پر جلسہ کی کوریج

(رپورٹ: رانا فاروق احمد۔مبلغ سلسلہ برکینافاسو)

جماعت احمدیہ برکینا فاسو کا 16واں جلسہ سالانہ 25 تا27 مارچ 'بستان مہدی' واگاڈوگو میں جماعتی روایات اور پوری شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا ۔

دو ماہ قبل جلسہ سالانہ کی تیاری شروع ہوئی اور محض اللہ کے فضل اور احسان کے ساتھ جلسہ سے قبل مکمل ہوئی۔ امسال جلسہ کی تیاری گو ایک مشکل امر تھا بلکہ ایک چیلنج تھا۔ وہ اس طرح کہ پہلے تو جلسہ واگاڈوگو شہر میں مشن ہاؤس کے احاطہ میں منعقد ہوتا تھا لیکن جماعت کی ترقی کی وجہ سے یہ جگہ ناکافی تھی اور وَسِّعْ مَکَانَکَ کے تحت کھلی اور بڑی جگہ کی تلاش تھی۔گزشتہ سال ہی یہ بات کھل کر سامنے آچکی تھی کہ یہ جگہ ناکافی ہے لہذا اس دفعہ مجلس عاملہ کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ امسال جلسہ سالانہ حکومت کی طرف سے جماعت کو دی جانے والی جگہ پر منعقد ہو جو کہ ساڑھے بارہ ایکڑ قطعہ اراضی ہے جو شہر سے 20 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔لیکن وہاں کوئی تعمیر موجود نہیں تھی اور بجلی بھی حاصل نہیں کی گئی تھی۔ پتھریلی اور جھاڑیوں والی زمین تھی۔ اس چیلنج کو جلسہ کی انتظامیہ نے قبول کیا،دن رات محنت کی اور واقعتہً جلسہ سے ایک روز قبل وہاں جنگل میں منگل والی بات تھی۔

خدام الاحمدیہ نے دن رات وقار عمل کیا اور بے حد جانفشانی سے کام کیا۔ ہر ریجن سے بھی خدام وقار عمل کیلئے پہنچے اور واقعتہ بستان مہدی کو غریب دلہن کی طرح سجا دیا گیا۔ جب عاملہ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ امسال جلسہ حکومت کی طرف سے دی گئی زمین میں ہوگا تو حضور انور سے اس جگہ کا نام رکھنے کی درخواست کی گئی۔ ازراہ شفقت پیارے آقا نے ''بستان مہدی'' نام عطا فرمایا۔

وسیع وعریض جلسہ گاہ تیار کی گئی جس پر سرکیوں کی چھت ڈالی گئی جس میں دس ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش موجود تھی جسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔اگلے حصہ میں مردوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی جبکہ پچھلے حصہ میں مستورات کے بیٹھنے کیلئے جگہ مختص تھی۔ جلسہ گاہ میں ایک سادہ سا خوبصورت سٹیج بھی تیار کیا گیا تھا۔اسٹیج کے پیچھے سرکیوں سے ایک گول کمرہ تیار کیا گیا تھا جسے معزز مہمانوں کے بیٹھنے اور ریفریشمنٹ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا۔جلسہ گاہ کے بائیں طرف شامیانے لگا کر رہائش کا انتظام کیا گیا تھا ۔مارچ، اپریل میں برکینا فاسو میں موسم شدید گرم اور خشک ہوتا ہے اس لحاظ سے یہ رہائش بہت مناسب اور ہوادار تھی۔

رہائشگاہ سے کچھ فاصلے پر کچن کیلئے جگہ مختص تھی جہاں ہر ریجن اپنے کھانے کا خود انتظام کرتا۔ ہر ریجن کی اپنی کھانا پکانے اور تقسیم کرنے کی ٹیم تھی جو اپنے ریجن کے تمام افراد کے کھانے اور بروقت تقسیم کی ذمہ دار تھی۔

جلسہ گاہ کی دائیں طرف بازار بنایا گیا تھا۔سرکیوں کے ساتھ چاردیواری بنائی گئی تھی جس کے اندر سرکیوں کے ساتھ ہی دکانیں بنائی گئی تھیں جس میں کباب، چپس، جماعتی لٹریچر، پینے کیلئے ٹھنڈا پانی، بوتلیں، آم وغیرہ دستیاب تھے۔ ہر ریجن نے اپنے ریجن کی مناسبت سے اشیاء کا انتظام کیا ہوا تھا۔ بازار سے کچھ فاصلے پر پرائیویٹ رہائش کا انتظام تھا جنہیں سرکیوں سے بنایا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبد الوھاب بن آدم صاحب امیر ومشنری انچارج غانا کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔محترم امیر صاحب24/مارچ، بروز جمعرات برکینا فاسو پہنچے جہاں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔اسی طرح 23/ مارچ کو محترم عبدالرشید انور صاحب امیر جماعت آئیوری کوسٹ تشریف لا چکے تھے۔

وفود کی آمد

جلسہ سالانہ کے لئے وفود 24 مارچ کو آنا شروع ہوگئے۔سائیکلوں پر، پیدل ،گاڑیوں میں،ٹرکوں پر،جس کے پاس جو سہولت تھی اس کے ذریعہ وہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے واگاڈوگو پہنچے۔جماعت احمدیہ برکینا فاسو میں نیشنل جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل تمام ریجنز میں ریجنل جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں نیشنل جلسہ سالانہ کی تیاری میں سہولت ہو جاتی ہے۔امسال بھی جلسہ سالانہ نیشنل سے پہلے برکینا کے ۱۲ ریجنز میں ریجنل جلسوں کا انعقاد ہوا۔جس کے اختتام پر ہر ریجن نے نیشنل جلسہ سالانہ کے لئے پروگرام بنایا۔ ہر ریجن نے اپنے حالات اور ٹرانسپورٹ کے لحاظ سے بسوں ،ٹرکوں اور سائیکلوں پر واگاڈوگو پہنچنے کا انتظام کیا۔

ہر ریجن اپنی ٹرانسپورٹ اکٹھی کر کے سفری اخراجات برداشت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بہت سے ریجنز سے وفود نماز جمعہ سے قبل ہی واگاڈوگو پہنچ چکے تھے۔'بستان مہدی' میں مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ گھانا نے نماز جمعہ پڑھائی۔

افتتاحی تقریب

25 / مارچ2005ء کو جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب سہ پہر 4 بجے عمل میں آئی۔مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر ومشنری انچارج گھانا،مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر جماعت آئیوری کوسٹ اور مکرم امیر صاحب برکینا فاسو محمود ناصر ثاقب صاحب جب جلسہ گاہ میں پہنچے تو فضاء نعرہ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی ۔جلسہ گاہ کے داخلی دروازہ پر ان معزز مہمانوں کا استقبال کیا گیا جہاں سے سیدھے لوائے احمدیت اور برکینا فاسو کے قومی پرچم کے چبوترے کی طرف لے جایا گیا۔ جہاں امیر صاحب غانا نے لوائے احمدیت جبکہ امیر صاحب برکینا فاسو نے برکینا فاسو کا پرچم لہرایا۔فضا 'لا الہ الا اللہ' کے ورد سے گونج رہی تھی۔ اس کے بعد افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مائیگا تیجان صاحب لوکل مشنری نے کی ۔اس کے بعد نظم مکرم عمر معاذ صاحب صدر جماعت احمدیہ مالی نے پڑھی۔اس کے بعد امیر صاحب برکینا فاسو نے معزز مہمانوں اور حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب گھانا نے افتتاحی خطاب فرمایا۔آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ آج سے چند سال قبل کی برکینا فاسو کی جماعت میرے ذہن میں ہے۔ ٹین کی چھت کے نیچے نماز پڑھتے تھے اور آج خدا تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے دل بے حد خوش ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح جماعت کو نواز رہا ہے۔ نیز انہوں نے جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ قادیان اور اسی طرح تمام جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کے جلسوں میں نازل ہونے والے خدا کے افضال کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد نماز مغرب وعشاء کے بعد حاضرین جلسہ نے کھانا کھایا۔ پھر رات 8 بجے ویڈیو پروگرام ہوا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ مغربی افریقہ بالخصوص برکینا فاسو کی ویڈیوز دکھائی گئیں۔ یہ پروگرام رات11 بجے تک جاری رہا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو کہ مکرم ابوبکر سانغو صاحب لوکل مبلغ برکینا فاسو نے پڑھائی اسکے بعد درس قرآن ہوا۔ بعدہ تمام شاملین جلسہ نے ناشتہ کیا۔

دوسرے روز کی کارروائی 9:30 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوئی ۔نظم کے بعد مکرم عبد الرشید انور صاحب امیر ومشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ کا موضوع تھا۔'اسلام میں جدید دور کے مسائل کا حل'۔ اس سیشن کی دوسری تقریر مبلغ سلسلہ مکرم 'ادریس تیرو صاحب' نے 'صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام' کے عنوان پر کی۔

ٹھیک ایک بجے نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں جو کہ مکرم امیر صاحب گھانا نے پڑھائیں بعد ازاں احباب رہائشگاہوں میں کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔

نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم امیر صاحب گھانا عبدالوہاب بن آدم صاحب کے ساتھ لوکل مبلغین، ریجنل صدران جماعت، ریجنل قائدین، ریجنل ناظمین اور نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران کی میٹنگ ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے تمام عہدیداروں سے تعارف حاصل کیا اور نصائح فرمائیں۔ آخر پر سوالات کے جوابات سے نوازا۔ نیز گھانا میں جماعت احمدیہ کی ابتداء کیسے ہوئی آپ نے بڑے ایمان افروز رنگ میں بیان فرمائی۔ یہ میٹنگ 3:45 تک جاری رہی۔

دوسرے روز سہ پہر چار بجے تیسرے سیشن کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم عمر معاذ صاحب صدر جماعت احمدیہ مالی نے کی۔تلاوت مکرم ناصر احمد صاحب سدھو نے پیش کی جس کا ترجمہ فرنچ زبان میں مکرم کم ابوبکر صاحب نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس کے بعد نظم ہوئی۔ اس کے بعد پہلی تقریر مکرم ابوبکر سانغو مبلغ سلسلہ نے پیش کی جسکا موضوع 'اسلام کی خاطر کی جانے والی قربانیوں کا ذکر' تھا۔

لوکل زبان میں جلسے

نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے بعد رات 8 بجے لوکل زبانوں میں جلسہ کا انعقاد ہوا۔ رات بجے برکینا فاسو میں بولی جانے والی چار بڑی زبانوں میں جلسوں کا انعقاد ہوا۔ جن میں جولا، مورے، فلفلدہ، اور بیسا شامل ہیں۔ ہر زبان کے لحاظ سے جگہوں کا تعین پہلے سے کیا جا چکا تھا۔ رات قریباً بارہ بجے تک ان جلسوں کے پروگرام جاری رہے جن میں مبلغین و معلمین نے تقاریر کیں اور حاضرین کے سوالات کے جواب دئے۔

گھانا کا جلسہ

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے برکینا فاسو کے جلسہ میں گھانا سے دوسو کے قریب احباب نے شرکت کی اور برکینا فاسو کے اپنے احمدی بھائیوں سے مل کر اس جلسہ کی برکات سے مستفیض ہوئے۔ اگرچہ انہیں زبان کا مسئلہ تھا لیکن تاثرات سے وہ بہت خوش تھے۔ جلسہ کے دوسرے روز رات کو ان کا الگ جلسہ تھا جس میں محترم امیر صاحب گھانا نے لوکل زبان میں نصائح فرمائیں۔

تیسرا روز

جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز کی کارروائی کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو کہ عمر معاذ صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد درس دیا۔

9:30 بجے چوتھے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ نے تقریر کی۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کے لئے جب امیر صاحب گھانا تشریف لائے تو ٹی وی، ریڈیو، اخبارات کے نمائندے موجود تھے جنہوں نے سوالات کئے۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک رہا۔ اس کے بعد آپ اختتامی خطاب کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی آمد پر گھانا کی لجنہ نے نظمیں پیش کیں اور پھر مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب اور دابو مجید صاحب اور ان کے ساتھیوں نے 'ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'، اُردو اور لوکل ترجمہ کے ساتھ پڑھی۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب گھانا نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کی جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی نئی جگہ جہاں یہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے اس کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت ''بستان مہدی'' عطا فرمایا ہے جبکہ گھانا کی جگہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ''بستان احمد'' عطا فرمایا تھا۔ اس طرح ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ دو بستان ہیں۔ پھر آپ نے لفظ بستان کی پر معارف تشریح بیان کی ۔گھانا میں جو مشکلات تھیں ان کا بڑے جوش کے ساتھ ذکر فرمایا کہ لوگ سمجھتے تھے ہم آباد نہیں کرسکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے آباد کیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ برکینا کو بتایا کہ اگرچہ کام مشکل ہے لیکن جماعت کی تاریخ میں کوئی کام مشکل نہیں ہوا۔ وہ امید رکھتے ہیں کہ یہ واقعی بستان بن جائے گا، اور جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ اس زمین کو صحیح معنوں میں جماعت احمدیہ اور ''امام مہدی کا بستان'' بنا دیں۔ آخر پر آپ نے دعا کروائی جس کے ساتھ اس جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

تمام تقاریر جو مقررین جلسہ نے پیش کیں ان کا رواں ترجمہ برکینا فاسو کی دو سب سے بڑی لوکل زبانوں میں پیش کیا جاتا رہا۔

باقی صفحہ نمبر 4 پر ملاحظہ فرمائیں

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

دنیائے مذاہب

یہودا اسکریوتی کی متنازعہ انجیل کا ترجمہ شروع ہوگیا

(خالد سیف اللہ خان ۔ آسٹریلیا)

ایجنسی فرانس پریس کے حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے GOSPEL: ACCORDING TO JUDAS WILL FINALLY BE HEARD۔ یعنی یہودا کی انجیل کی بھی بالآخر سُنی گئی۔ یہ انجیل صدیوں سے متنازعہ رہی ہے کیونکہ اس میں ایسی باتیں درج ہیں جو مروّجہ عیسائی معتقدات کے خلاف ہیں۔ پیپرس (Papyrus) کے 62 صفحات پر لکھی ہوئی یہ انجیل تقریباً 50 سال پہلے مصر سے دریافت ہوئی تھی۔ اور اب سوئٹزرلینڈ کی ایک کمپنی MAECENAS FOUNDATION BASEL اس کا انگریزی، جرمن اور فرانسیسی زبانوں میں ترجمہ کر رہی ہے جو امید ہے ایک سال تک منظر عام پر آجائے گا۔

اس دلچسپ خبر کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

''جینوا: وہ انجیل جو اس رسول (Apostel) یہودا کی طرف منسوب کی جاتی ہے جس نے یسوع مسیح کو دھوکہ دیا تھا اور جس نے دو ہزار سال پہلے ابتدائی عیسائیوں میں اختلافات پیدا کر دیئے تھے۔ سوئٹزرلینڈ کے ایک ادارہ کا کہنا ہے کہ اس متنازعہ متن کا ہم پہلی بار ترجمہ کر رہے ہیں۔

پپی رس (PAPYRUS) پر لکھا ہوا ہے 62 صفحات کا یہ مسوّدہ مصر میں 1950 یا 1960 کی دہائیوں میں دریافت ہوا تھا لیکن میکی نس فاؤنڈیشن باسل کے مطابق اس کے مالکوں کو اس کی قدر و قیمت کا پورا اندازہ نہ تھا۔ یہ مسوّدہ مصری قبطی عیسائیوں کی قدیم زبان میں لکھا ہوا ہے۔ یہ فاؤنڈیشن جو اس قدیم تہذیب کی سپیشلسٹ ہے اس کا انگریزی، فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں ترجمہ کرے گی۔ فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر مسٹر Mario Jean Roberty کہتے ہیں: ''ہمیں ابھی ابھی جو کاربن ڈیٹنگ (Carbon Dating) کے نتائج موصول ہوئے ہیں ان کے مطابق متن اُس سے زیادہ پرانا ہے جتنا ہم خیال کرتے تھے اور اس کا نمونہ تیسری اور چوتھی صدی کا بنتا ہے۔''

یہودا کی انجیل کی اصل زبان یونانی (Greek) تھی۔ اس کا خلاصہ ایک بشپ سینٹ آئرنی (Saint Irenee) نے دوسری صدی عیسوی کے دوران تیار کیا تھا لیکن اس نے اسے کفر و بدعت (Heretical) قرار دے کر اس کی مذمت کی تھی۔ مسٹر رابرٹی کہتے ہیں: ''یہی وہ واحد مأخذ ہے جس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اس طرح کی کوئی انجیل اُس وقت ضرور موجود تھی۔ فاؤنڈیشن نے البتہ یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ یہودا نے اپنی انجیل میں کیا سرگذشت لکھی تھی۔''

عیسائی روایت کے مطابق یہودا اسکریوتی (Judas Iscariot) نے یسوع کو 30 چاندی کے سکّوں کے عوض دھوکہ سے رومنوں کو اُسے پکڑنے میں مدد دی تھی۔ مسٹر رابرٹی کہتے ہیں: ''جو کچھ ہمارے پاس ہے ہم اس کے کسی غیر معمولی حصہ کا انکشاف (ابھی) نہیں کرنا چاہتے۔ مسوّدہ کے مصنف کا صحیح پتہ نہیں۔ کوئی صاف طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہودا نے اسے خود لکھا تھا۔ اگرچہ دوسری انجیلیں بھی غالباً ان کے مزعومہ مصنفوں کی لکھی ہوئی نہیں ہیں۔''

عہدنامہ جدید کی چار مسلّمہ اناجیل جو یسوع کی زندگی، موت اور دوبارہ جی اٹھنے کے حالات بیان کرتی ہیں ان کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ متی، مرقس، لوقا اور یوحنّا (Matthew,Mark,Luke and Jhon) کی نظروں میں یسوع کی جو تعلیم تھی وہ اس کا ریکارڈ ہے۔ کیتھولک چرچ نے پہلے عیسائی رومی بادشاہ قسطنطین (CONSTANTINE) کی رہنمائی میں 325 عیسوی میں مسلّمہ انجیلوں کی تعداد چار تک محدود کر دی تھی۔ تیس دوسری کتابوں کو ایک طرف کر دیا گیا تھا جن میں سے بعض بعد میں دریافت بھی ہو چکے ہیں کیونکہ بقول مسٹر رابرٹی ان کو ایسے سیاسی عقیدہ (POLITICAL DOCTRINE) کے مطابق کرنا مشکل تھا جو کہ وہ خود چاہتا تھا۔

فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر نے کہا کہ یہودا کا متن ایسا ہے جو عیسائی عقیدہ کے بعض سیاسی اصولوں پر اعتراضات اٹھاتا ہے۔

میکی نس فاؤنڈیشن کا مقصد ہے کہ ایسے قدیم تبرکات جو غریب ممالک میں دریافت ہوتے ہیں ان کی حفاظت کرے۔ وہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان مسوّدوں کی نمائش کا اہتمام کریں گے اور جس طرح ان کے مندرجات کو کھولا جا رہا ہے اس کی ڈاکومنٹری تیار کریں گے۔'' (سڈنی مارننگ ہیرلڈ۔ اپریل 2/3 2005ء۔ بحوالہ ایجنسی فرانس پریس)

یہودا اسکریوتی کی انجیل جب چھپے گی تو دیکھیں گے کہ وہ خود اپنے بارہ میں کیا لکھتے ہیں۔ کیا واقعی انہوں نے 30 چاندی کے سکّوں کے عوض اپنے روحانی آقا کو پکڑوا دیا تھا یا یہ محض ان پر ایک الزام ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیں گے کہ واقعہ صلیب کے بارہ میں وہ کیا کہتے ہیں۔ یہ بھی امکان ہے کہ ان کے نام پر کسی اور ہی نے یہ انجیل لکھی ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عیسائیت کے آغاز کے حالات پر شک وشبہ کے گھرے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ مسلّمہ انجیلیں خود عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کی ایسی تصویر پیش کرتی ہیں جو کسی بھی نبی اور اس کے صحبت یافتہ رفقاء کی شان کے سراسر خلاف ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الزامات سے جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں بریت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''......حالانکہ نہ کبھی مسیح نے خدائی کا دعویٰ کیا اور نہ کبھی خودکُشی کی خواہش ظاہر کی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ایسا کرتا تو راست بازوں کے دفتر سے اس کا نام کاٹا جاتا۔ یہ بھی مشکل سے یقین ہوتا ہے کہ ایسے شرمناک جھوٹ کی بنیاد حواریوں کے خیالات کی برگشتگی نے پیدا کی ہو۔ کیونکہ گو ان کی نسبت جیسا کہ انجیل میں بیان کیا گیا ہے یہ صحیح بھی ہو کہ وہ موٹی عقل کے آدمی اور جلد تر غلطی کھانے والے تھے لیکن ہم اس بات کو قبول نہیں کر سکتے کہ وہ ایک نبی کے صحبت یافتہ ہو کر ایسے بیہودہ خیالات کی جنس کو اپنی ہتھیلی پر لئے پھرتے تھے۔ مگر انجیل کے حواشی پر نظر غور کرنے سے اصل حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ ساری چالبازی حضرت پولس کی ہے جس نے پولیٹیکل چالبازوں کی طرح عمیق مکروں سے کام لیا ہے۔''

(نور القرآن حصہ اوّل ۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 371)

ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے بارہ میں ایسی باتیں کیسے قبول کر سکتے ہیں جنہیں خدا نے ''انصار اللہ'' کا خطاب دیا ہے اور مومنوں کو ان کی طرح قربانیاں پیش کرنے کی تلقین کی ہے۔ اور حضرت مسیح کے ماننے والوں کو ہمیشہ ان کے منکروں پر غلبہ عطا کرنے کی بشارت دی ہے۔ نیز آپ کو ماننے والے بنی اسرائیل کا ایک گروہ (طائفہ) تھے محض بارہ افراد نہ تھے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی راہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آ گئے۔''

(سورۃ الصف: 15۔ ترجمہ حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ)

پس اگر یہودا اسکریوتی بھی ''انصار اللہ'' کے مبارک گروہ میں شامل تھا تو کوئی عجب نہیں کہ ان کے بارہ میں غدّاری کی جو روایت انجیل میں درج ہے وہ درست نہ ہو اور پولوس نے حواریوں کو بدنام کرنے کی جو مہم چلائی تھی یہ بھی اُسی کا حصہ ہو۔ ہوسکتا ہے کہ یہودا نے اپنی انجیل میں اس بارہ میں خود کوئی اپنی صفائی پیش کی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

❁❁❁❁❁

MOT

Cars: £35 Vans: £40

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

تعارف کتب

عبدالباسط شاہد

نام کتاب: ''وقف زندگی کی اہمیت و برکات''

مصنف: ڈاکٹر افتخار احمد ایاز

سن اشاعت: 2005ء

صفحات: 365

مطبع: Printwell Amritsar.Punjab India.

مذکورہ بالا عنوان سے ایک دلچسپ مفید کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے مندرجات دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے اس پر بہت وقت، محنت اور محبت و عقیدت نثار کی ہے۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوۃ الی اللہ) نے پیش لفظ اور مؤرخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اس کا دیباچہ لکھا ہے اور دونوں نے اس کی اہمیت و افادیت کا بڑے اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

وقف زندگی کی اس روح پرور داستان کو مرتب کرنے کے لئے محترم ڈاکٹر صاحب نے مندرجہ ذیل گیارہ ابواب قائم کئے ہیں۔

- ❁ وقف زندگی کی اہمیت۔
- ❁ مختلف زمانوں میں وقف کی تحریک۔
- ❁ دورِ آخرین اور وقف زندگی۔
- ❁ خلافت اولیٰ اور وقف زندگی۔
- ❁ خلافت ثانیہ اور وقف زندگی۔
- ❁ خلافت ثالثہ اور وقف زندگی۔
- ❁ خلافت رابعہ اور وقف زندگی۔
- ❁ خلافت خامسہ اور وقف زندگی۔
- ❁ وقف زندگی کی برکات۔
- ❁ واقفین زندگی کے بعض ایمان افروز واقعات۔
- ❁ وقف زندگی کے نتائج اور ہماری ذمہ داریاں۔

کوئی الٰہی جماعت یا سلسلہ قربانی کے بغیر ترقی نہیں کرسکتا بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ قربانی جماعت کی ترقی کے لئے اسی طرح ضروری ہے جس طرح انسانی جسم کے لئے خون۔ قربانی مال کی ہوسکتی ہے، وقت کی ہوسکتی ہے، جذبات و احساسات کی ہوسکتی ہے مگر وقف زندگی میں یہ ساری قربانیاں جمع ہوجاتی ہیں۔ ایک مخلص واقف زندگی ہر روز، ہر قدم پر قربانی پیش کرتا اور اللہ تعالیٰ کے احسانات اور فضلوں کا وارث بن رہا ہوتا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے قربانی کے اس سفر کی ایمان افروز داستان لکھنے کی بڑی کامیاب کوشش کی ہے۔ تاہم اس سفر میں بعض ایسے سرفروش بھی شامل ہوتے ہیں جن کا نام کسی فہرست میں نہیں ہوتا اور جو بغیر کسی نام و نمود کے سچائی کی خاطر اپنے آپ کو قربان کر دیتے ہیں، مٹا دیتے ہیں۔ ایسے ہم سفر بھی ہوتے ہیں جو موت کو حقیقی زندگی سمجھتے ہوئے 'جا لپٹ جا لہر سے جاں کی کچھ پرواہ نہ کر' کی عملی تصویر و تعبیر ہوتے ہیں اور جماعت میں ایسے خوش قسمت قابل رشک واقفین کی کمی نہیں ہے۔

کتاب کی افادیت اور دلچسپی دیکھتے ہوئے بعض جگہ یوں لگتا ہے جیسے فاضل مصنف کتاب کو موزوں اور مناسب حجم میں محدود رکھنے کی خاطر بہت اختصار سے کام لے رہے ہیں۔ خاص طور پر 'وقف زندگی کی برکات' باب میں بہت لمبی اور روح پرور داستان کو بہت اختصار سے بیان کیا گیا ہے۔ ممکن ہے فاضل مصنف اس موضوع پر ایک مکمل کتاب الگ سے مرتب کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بہت مقبول بنادے اور جماعت میں ہمیشہ مخلص واقفین زندگی کا بابرکت سلسلہ جاری رہے۔ آمین

❁❁❁❁❁

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

خاندان مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم کارنامۂ استحکامِ خلافت

سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کے لختِ جگر اور ہمارے موجودہ امام ہمام سیدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دادا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کا دسمبر 1939ء میں ایک تاریخی مکتوب جو اخبار الحکم قادیان کے جوبلی نمبر صفحہ 54 کی زینت ہوا۔

''بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی محترمی شیخ صاحب! السلام علیکم

آپ الحکم کا جوبلی نمبر نکال رہے ہیں۔ میری بھی خواہش تھی کہ میں اس میں چند سطور لکھ کر شامل ہوں گا مگر گزشتہ دنوں کام کی نوعیت اس قسم کی رہی کہ باوجود خواہش کے مَیں اس میں حصّہ نہیں لے سکا۔

میرا ارادہ یہ بیان کرنے کا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا طرزِ عمل حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی وفات سے قبل اور اس کے بعد کیا رہا۔ اور واقعات سے اس بات کو ظاہر کرنا تھا کہ اس موقع پر جبکہ مخالفینِ خلافت نے ہر ایسے طریق کو خلافت کے خاتمہ کے لئے استعمال کیا جو نہ صرف دیانت اور تقویٰ کے خلاف تھا بلکہ ادنیٰ اخلاق سے بھی گراہوا تھا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مخالفین کی خفیہ کارروائیوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہوئے اور اس خطرے کو اچھے طور پر محسوس کرتے ہوئے کہ منکرین اس وقت خلافت کو جڑ سے اکھیڑنا چاہتے ہیں صرف دعا اور خشیت اللہ سے ان کا مقابلہ کیا۔ مَیں حضرت مسیح موعود کے خاندان کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس بات کا گواہ ہوں کہ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایت اور اثر کے ماتحت ہمارے تمام خاندان نے خلافت کو خدا تعالیٰ کی امانت جانتے ہوئے اس کے قیام کے لئے صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے کوشش کی اور حضور کے دل میں کسی وقت میں اور کسی رنگ میں بھی خودغرضی اور ذاتی مفاد کا خیال پیدا نہیں ہوا۔ وَاللّٰہُ عَلیٰ مَا اَقُوْلُ شَہِیْد۔

مَیں اس جگہ ایک بات لکھ دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ ہم جمعہ کی نماز کے بعد واپس آرہے تھے اور مَیں اس وقت اس گلی سے گزر رہا تھا جو دفتر ڈاک سے تحریک جدید کے دفتر کے پاس سے ہوتی ہوئی چوک میں آتی ہے۔ اس وقت میں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح فوت ہوگئے ہیں۔ اس فقرہ کو سن کر میرا پہلا جذبہ ایک گھبراہٹ کا جذبہ تھا اور میں چند قدم باہر آنے کیلئے دوڑا مگر اچانک رُک گیا اور اسی گلی میں کھڑے ہوکر میں نے جو دعا کی وہ یہ تھی کہ اے خدا خلیفۃ المسیح وفات پاگئے ہیں۔ اب تو جماعت کو فتنہ اور شقاق سے بچائیو۔

اس دعا کے بعد میں آگے بڑھا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے فتنہ سے بچالیا۔ اور جو لوگ فتنہ پیدا کرنے والے تھے وہ خود اس میں ایسے بہے کہ مرکز سے ہمیشہ کے لئے منقطع ہوگئے۔

میرا یہ واقعہ بیان کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ ہماری طبائع نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے اقوال اور افعال سے جو اثر لیا وہ یہ تھا کہ ہمارے دلوں میں صرف ایک ہی تڑپ تھی کہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ اپنی صحیح تعلیم پر قائم رہے۔ اور یہ جذبہ اپنے انتہائی کمال تک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی میں اس وقت موجود تھا اور ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو خلافت کے لئے اس لئے ہی چنا ہو کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اتحاد ملت کی جو تڑپ اس وقت آپ کے دل میں تھی وہ کسی اور فرد میں موجود نہ تھی۔ خاکسار، مرزا شریف احمد۔''

1901ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے پیارے محسن خدا کو مخاطب کرکے عرض کیا تھا۔ ؎

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ نے 1899ء میں اپنے موعود و مبشر خاندان کی نسبت واضح لفظوں میں بتادیا تھا کہ ''چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس میں سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔''

(تریاق القلوب طبع اوّل صفحہ 275۔روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 275)

آیت استخلاف میں تمکنتِ دین کو نظامِ خلافت سے وابستہ کیا گیا ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے یہ حقیقت بھی نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ خلافتِ احمدیہ کے عالمگیر نظام کی نصرت و استحکام میں مسیح محمدی کے مبارک خاندان کو ہمیشہ نمایاں خدمات بجا لانے کی نمایاں توفیق ملتی رہے گی۔ ؎

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

حضرت مولانا نورالدینؓ خلیفہ اوّل کی وصیّت

حضرت مولانا محمد علی صاحب بانی احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کا انکشاف:

''اپنی پہلی بیماری میں یعنی 1911ء میں جو وصیّت آپ (یعنی خلیفہ اوّل نے۔ ناقل) نے لکھوائی تھی اور بند کرکے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔''

(حقیقت اختلاف صفحہ 69 شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور۔طبع اوّل)

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بانی ووکنگ مشن کا عہد

حضرت خلیفہ اوّل نے خواجہ کمال الدین صاحب سے 1909ء میں دوبارہ بیعت لی تھی جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت خواجہ صاحب رقمطراز ہیں:

''جب میں نے بیعت ارشاد کی اور یہ بھی کہا کہ میں آپ کا حکم بھی مانوں گا اور آنے والے خلیفوں کا بھی حکم مانوں گا۔'' (اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب صفحہ 70 ناشر احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور دسمبر 1914ء)

وصال سے قبل حضرت خلیفہ اوّل کی پیشگوئی

اخبار ''پیغام صلح'' لاہور 24 فروری 1914ء کے صفحہ 4 پر حسبِ ذیل نوٹ اشاعت پذیر ہوا:

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح 21 فروری 1914ء۔ کل بعد دوپہر تولیا بھگو کر حضرت صاحب کا بدن صاف کیا گیا شام کے قریب درد پسلی شروع ہوگیا بہت تکلیف ہوئی مگر رات کو آرام رہا۔ صبح پھر خفیف سا ہوا۔ لیکن طبیعت اچھی رہی۔ فرمایا ''خلیفے اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔''

ختم نبوت کی بدولت امت میں دریائے نبوت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے وصال (13 مارچ 1914ء) سے ٹھیک ایک ماہ قبل غیر مبائعین کے قدیم آرگن ''پیغامِ صلح'' نے 12 فروری 1914ء کی اشاعت میں حسب ذیل نظم شائع کی۔

کیا ختم رسالت نے کمال اپنا دکھایا
امت میں ہے دریائے نبوت کو بہایا
اس فیض کے ملنے سے ہوئے خیر امم ہم
کیا حرج ہے امت میں نبی بن کے گر آیا
مومن کے لئے کوئی بشارت ہے تو اس سے
امت میں اگر کوئی کرامت ہے تو اس سے
اس فیض کے وارث ہی تو اللہ کے ولی ہیں
اور ختم رسالت کی صداقت ہے تو اس سے
قرآن کی اطاعت کا نتیجہ بھی یہی ہے
ہاں قربِ الٰہی کا وسیلہ بھی یہی ہے
اس راز کو ہے ختم نبوت نے ہی کھولا
اسلام کی برکت کا ذریعہ بھی یہی ہے

❁❁❁❁❁

لجنہ اماء اللہ زمبابوے کے پہلے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رخسانہ مظفر۔ صدر لجنہ اماء اللہ زمبابوے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ زمبابوے کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ 13/ مارچ 2005ء کو منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں زمبابوے کی تین مجالس نے شرکت کی جبکہ ہمسایہ ملک بوٹسوانا سے ہماری ایک مخلص ممبر عافیہ شاہ صاحبہ بھی شامل ہوئیں۔

کارروائی کا آغاز سوا نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد کے بعد نظم 'یہ روز کر مبارک......' خوش الحانی سے پڑھی گئی۔ پھر خاکسارہ نے افتتاحی تقریر میں بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرنے اور مسجد بنانے کے لئے خاص دعائیں اور مالی قربانی پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پھر علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جن میں مقابلہ حسن قراءت، حفظ قرآن، صفات باری تعالیٰ مع ترجمہ، احادیث مع ترجمہ، قرآنی اور آنحضرتؐ کی دعائیں مع ترجمہ، نماز سادہ مکمل، تقریری مقابلہ، مقابلہ نظم اور دینی معلومات وغیرہ کے مقابلے کروائے گئے۔

دوپہر کے کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد کھیلوں اور ہینڈی کرافٹس کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ ہینڈی کرافٹس میں لجنہ نے آدھ گھنٹہ میں کروشیا کے بہت خوبصورت نمونے بنائے جبکہ ناصرات نے ڈرائنگ میں اپنی مہارت دکھائی۔ کھیلوں میں بھی لجنہ و ناصرات نے بھرپور حصہ لیا اور خوب لطف اندوز ہوئیں۔

اختتامی اجلاس میں بوٹسوانا کی صدر لجنہ نے نمایاں پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کروائے۔

اختتامی اجلاس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی تقریر میں لجنہ اماء اللہ کی اس کاوش کو سراہتے ہوئے حوصلہ افزائی فرمائی اور قرآن و حدیث کی روشنی میں خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اختتامی دعا کروائی۔

قارئین الفضل انٹرنیشنل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے جنہوں نے اس اجتماع کے سلسلہ میں محنت کی اور اسے کامیاب بنایا۔ اور آئندہ پہلے سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

بقیہ:دورہ کینیڈا ازصفحہ نمبر 16

والے مہمانوں میں پانچ فیڈرل ممبران پارلیمنٹ اور تین صوبائی ممبران پارلیمنٹ بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں پروفیسرز، ڈاکٹرز، مختلف کمیونٹی لیڈرز، زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب، ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس تقریب کے آخر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

مَیں سب سے پہلے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا اور اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو وقت معزز مہمانوں کو دیا گیا ہے اگر مَیں اس سے زیادہ وقت لوں تو یہ مناسب نہ ہوگا۔ اس لئے مَیں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، جنہوں نے ہمیں اسلام کی تعلیم سے روشناس کروایا کے الفاظ پر اکتفا کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا کہ:

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کے مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں"۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ لوگ اس حقیقی تعلیم کو سمجھیں اور اپنے سر خدا کے حضور جھکا دیں اور محبت اور امن کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشاں ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس پیغام کو ساری دنیا میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: مَیں سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری اس تقریب میں شرکت کے لئے اپنا وقت نکالا ہے۔ یہ ان کا ہماری جماعت کے ساتھ محبت و اخوت کا اظہار ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اس کی جزا عطا فرمائے۔ آمین

اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے لیفٹیننٹ گورنر صوبہ البرٹا اور میئر آف کیلگری کو شیلڈ عطا کیں۔ اس پر ان دونوں معزز مہمانوں نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور حاضرین کو یہ شیلڈز دکھائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس تقریب میں آنے والے مہمانوں کے ساتھ مارکی کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جہاں چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر تمام مہمان فرداً فرداً حضور انور سے ملے اور اپنا تعارف کروانے کے ساتھ ساتھ حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنائیں۔ مہمانوں کے ساتھ ملاقات اور گفتگو کا یہ سلسلہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

اس کے بعد حضور انور خواتین کی مارکی کی طرف تشریف لے گئے۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں سات صد سے زائد کی تعداد میں خواتین شامل ہوئیں۔ ساری مارکی عورتوں اور بچیوں سے بھری ہوئی تھی اور ہر دل خوشی سے لبریز تھا۔ جونہی حضور انور مارکی میں داخل ہوئے تو خواتین نے بلند آواز سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

سٹیج کے ایک طرف سفید لباس میں ملبوس سرخ و سبز اور زرد رنگ کے سکارف اوڑھے ہوئے بچیوں نے دعائیہ اور خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کے پاس کھڑے ہوکر ان کے نغمات سنے۔ بچیوں نے خوبصورت انداز میں 'لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه' اور نظم 'حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی' پیش کی۔ پھر 'یا امیر المومنین اهلًا و سهلًا وَمَرْحَبًا'، 'دین احمد کا جو آج سالار ہے'، 'آئے وہ دن کہ جن کی چاہت میں ہم' اور 'دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پرشور ہے' کی دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کا یہ بہت پیارا منظر تھا۔ حضور انور نے اپنا مائیکروفون اپنی جیب سے نکال کر عنایت فرمایا کہ بچیوں کو دے دیا جائے تاکہ وہ اسے بھی استعمال کر سکیں۔ اس پر بچیوں کی آواز اپنے شفیق آقا کی شفقت و عنایت پاکر محبت سے اور بھی بلند اور پرجوش ہوگئی۔

حضور انور سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا پہلے ہی سٹیج پر موجود تھیں۔ مارکی میں موجود خواتین اور بچیاں ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور سے اپنے والہانہ پیار اور عقیدت کا اظہار کررہی تھیں۔ حضور انور نے اپنے ہاتھ ہلا کر سب کو ان کے سلام اور نعروں کا جواب دیا۔

مارکی میں پچاس کے قریب مہمان خواتین بھی موجود تھیں جن میں سے بعض نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور حضور انور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

ایک سکول ٹیچر نے جب حضور انور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی تو حضور انور نے اس سے احمدی بچوں کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا:

They are very nice and well behaved.

حضور انور نے ایک ٹیچر سے بچوں کے والدین کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا:

They are co-operative and nice.

یونیورسٹی کی بعض مہمان طالبات بھی آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج کا یہ فنکشن غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور Unique ہے۔

بعض مہمان خواتین پاکستان اور انڈیا سے تعلق رکھتی تھیں انہوں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی آنے والی مہمان خواتین سے ملاقات کی اور ان سے گفتگو فرمائی۔ لجنہ کی مارکی میں قریباً نصف گھنٹہ کے اس پروگرام کے بعد حضور انور واپس مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے تو یہاں پر پھر بعض مہمانوں نے جو پہلے حضور انور سے نہیں مل سکے تھے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

کیلگری میں صوبہ البرٹا کی جس پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے اس قطعہ زمین کا رقبہ قریباً چار ایکڑ ہے اور یہ قطعہ زمین کیلگری شہر کے نارتھ ایسٹ علاقہ میں ہے۔ یہاں مسجد کی تعمیر کے ساتھ مشن ہاؤس، دفاتر، گیسٹ ہاؤس، ملٹی پرپز ہال اور دیگر سہولیات بھی اس کمپلیکس میں شامل ہیں۔

آج موسم ابر آلود تھا۔ ابر رحمت برس رہا تھا۔ اس برستے ہوئے ابر رحمت میں احمدی احباب مرد و خواتین، بچے بوڑھے اور سب مہمان جوق در جوق پہنچے تھے اور حاضری توقع سے بہت بڑھ گئی۔

ایک روز قبل امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور کی خدمت میں بارش کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی خصوصی درخواست کی تھی جس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ موسم بھی خدا کا ہے اور جس گھر کی تعمیر کے لئے ہم جا رہے ہیں وہ بھی خدا کا ہے۔ اللہ خود انتظام فرمائے گا۔

پھر اللہ نے ایسا بابرکت انتظام فرمایا کہ اس کی رحمت کی بارش کے سایہ تلے جو پھوار کی صورت میں برس رہی تھی تمام احباب اور مہمان کثرت سے آئے اور ساری تقریب نہایت عمدہ رنگ میں انجام پائی۔ ہر احمدی کا دل خدا تعالیٰ کے اس سلوک پر حمد باری تعالیٰ سے معمور تھا۔

ساڑھے بارہ بجے کے قریب جونہی اس تقریب سے فارغ ہوکر حضور انور یہاں سے روانہ ہوئے تو شدید موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جو پھر بعد از سہ پہر تک جاری رہی۔ یوں لگتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے حکماً اس کو برسنے سے روکا ہوا تھا ورنہ شدید موسلا دھار بارش کی پیشگوئی تو صبح سے ہی تھی۔ بلکہ ایک دن پہلے سے ہی یہ سلسلہ جاری تھا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام صدر صاحب جماعت کیلگری مکرم سلمان خالد صاحب نے اپنے گھر کیا ہوا تھا۔ پونے ایک بجے حضور انور ان کے گھر تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا۔ پونے دو بجے حضور انور یہاں سے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا پانچ بجے حضور انور نے Recreation Centre تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا نے طاہر احمد صاحب ولد چوہدری عبدالباری صاحب اور فائزہ ملک صاحبہ بنت ڈاکٹر ملک مجیب الرحمٰن صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور اس دوران تشریف فرما رہے۔

تقریب آمین

اس کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں 13 بچوں اور 15 بچیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور ساتھ ساتھ بچوں کو نصیحت فرمائی کہ روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کیا کریں۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

چلڈرن کلاس

چھ بجے چلڈرن کلاس شروع ہوئی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس کلاس میں واقفین نو بچے کتنے ہیں؟ اس پر واقفین نو بچوں نے ہاتھ کھڑا کیا۔ حضور انور نے فرمایا زیادہ تعداد واقفین نو بچوں کی ہے۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم وسیم احمد نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ عزیزم عاصم محمود چوہدری نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم لبیب احمد جنود نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام میں سے نظم 'ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے' خوش الحانی سے پڑھی۔ حضور انور نے فرمایا: 'اچھا پڑھا ہے'۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اردو میں لکھا ہوا پڑھا ہے یا انگریزی میں۔ اس پر بچے نے جواب دیا: 'اردو میں لکھا ہوا پڑھا ہے'۔ حضور نے فرمایا: 'آپ کو اردو پڑھنی آتی ہے؟'۔ بچے نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس پر حضور انور نے خوشی کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد عزیزم باسل احمد طاہر نے 'حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے پیار' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں عزیزم قاسم ریاض نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" میں سے چند منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے جس کا بعد میں اردو ترجمہ عزیزم فیضان احمد نے پیش کیا۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا: 'کیا آپ کو اس قصیدہ کے مضمون کی سمجھ آئی ہے؟'۔ حضور انور نے بچوں کو نصیحت فرمائی کہ جو بھی مضمون پیش کیا جارہا ہے اس کو سمجھا کریں۔

اس کے بعد عزیزم تحسین احمد نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر کی۔ حضور انور نے اس بچہ سے دریافت فرمایا کہ تقریر کس نے تیار کر کے دی ہے۔ بچہ نے جواب دیا کہ میری والدہ نے تیار کرکے دی ہے۔ اس پر فرمایا: 'آپ کی اچھی ٹریننگ ہو رہی ہے'۔

بعد ازاں پانچ بچوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں نعت 'حضرت سیّد ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ چونکہ یہ نعت بہت سے اشعار پر مشتمل ہے اور لمبی ہے۔ بچوں نے چند اشعار منتخب کئے تھے۔ جب بچے یہ اشعار پڑھ چکے تو حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا: 'مزا آرہا تھا تو تم نے ختم کردیا'۔

اس نعت کے بعد عزیزہ صباحت راجپوت نے 'خلافت احمدیہ' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کلاس کے آخری پروگرام میں عزیز باسل احمد طاہر، شاہنواز احمد ورک اور ساجد محمود چوہدری نے 'جامعہ احمدیہ' کے بارہ میں ایک پروگرام پیش کیا۔ اس پروگرام میں جامعہ احمدیہ کی ابتدائی تاریخ کے علاوہ قادیان، ربوہ اور دیگر ممالک میں جامعہ کا تعارف کروایا گیا اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے بارہ میں تفصیلی معلومات دی گئیں اور اس پروگرام کے دوران مختلف مواقع کی تصاویر پیش کی گئیں۔ ان تصاویر میں سے بعض تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پروگراموں کی تصاویر تھیں۔ اس پر حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ جو پروگرام پیش کیا جارہا ہو تصاویر بھی اسی کے مطابق ہونی چاہئیں۔

ناصرات کی کلاس

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے کلاس میں شامل ہونے والے 74 بچوں کو ٹوپیاں عنایت فرمائیں اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔ چھ بج کر پچاس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد چھ بج کر پچپن منٹ پر ناصرات کی کلاس شروع ہوئی۔ کلاس کے پروگرام کا آغاز عزیزہ ناعمہ عارف کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا اردو ترجمہ عزیزہ عریشہ سلمان نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ فریال جنود نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام 'بدرگاہ ذی شان خیر الانام' خوش الحانی نے پیش کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا: 'اچھا پڑھ دیا ہے۔ نظم کے لئے تمہیں ٹھیک چنا ہے'۔

بعد ازاں عزیزہ حرا باسط نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مع ترجمہ و تشریح پیش کی جس کے بعد عزیزہ فائزہ ابراہیم نے 'والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری' کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور نے تمام بچیوں سے دریافت فرمایا کہ تم سب والدین کی اطاعت، فرمانبردای کرتی ہو۔ اس پر بچیوں نے بیک زبان جواب دیا: 'حضور ہم فرمانبرداری کرتی ہیں'۔

اس کے بعد عزیزہ رمزہ خان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ 'یا عین فیض اللہ والعرفان' سے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد میں ان اشعار کا اردو ترجمہ عزیزہ ملیحہ رفیق نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ فرخندہ محمود نے 'حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام میں سے نظم "ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ" پیش کی۔ جس کے بعد عزیزہ عروشہ خان نے 'اردو زبان کی اہمیت' پر تقریر کی۔

اس کلاس کے آخری پروگرام میں عزیزہ امتہ النور اور عزیزہ انعم امجد نے صوبہ البرٹا کے شہر کیلگری کے بارہ میں ایک پروگرام پیش کیا۔ اور ایک بڑی سکرین پر تصاویر کے ذریعہ اس

شہر کا تعارف کروایا گیا۔ اس شہر کیلگری (Calgary) کے معنی ہیں 'صاف شفاف پانی'۔ چونکہ اس شہر کا پانی بہت صاف اور شفاف ہے اسی وجہ سے اس کا نام کیلگری پڑا ہے۔

اس کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کلاس میں شامل ہونے والی 66 بچیوں کو حجاب عنایت فرمائے اور بچیوں میں چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائیں۔ ساڑھے سات بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔ جہاں پونے آٹھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات پونے دس بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران کیلگری جماعت کی 36 فیملیز کے 177 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ساڑھے دس بجے حضور انور نے Recreation Centre تشریف لے جا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

19 / جون 2005ء بروز اتوار:

صبح چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز سنٹر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ کل کی تقریب کے موقع پر میں مسجد کے نام کا اعلان کرنا بھول گیا تھا۔ اس مسجد کا نام 'مسجد بیت النور' رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس میں عبادت کرنے والوں اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کے دل نور سے بھر دے اور یہ مسجد دوسروں کے لئے بھی نور اور ہدایت کا ذریعہ بنے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج پروگرام کے مطابق کیلگری سے ایڈمنٹن (Edmonton) کے لئے روانگی تھی۔ کیلگری سے ایڈمنٹن کا فاصلہ 280 کلومیٹر ہے۔

ایڈمنٹن کے لئے روانگی

صبح دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق MTA کی ٹیم، لوکل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کیلگری، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کیلگری، حفاظت خاص اور شعبہ ضیافت کی ٹیم نے علیحدہ علیحدہ حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔ اس موقع پر احباب جماعت کیلگری مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ سبھی نے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے اپنے ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو بلند آواز سے السلام علیکم کہا اور ایڈمنٹن کے لئے روانہ ہوئے۔ ان الوداعی لمحات میں بھی ان لوگوں کی طرف سے اپنے پیارے آقا سے عقیدت و محبت کا اظہار ان آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو ان کی آنکھوں میں امڈ آئے تھے۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس ایریا سے باہر نکلی اور اس دوران یہ لوگ مسلسل اپنے ہاتھ ہلاتے رہے۔

ایڈمنٹن میں ورود مسعود

قریباً تین گھنٹے کے سفر کے بعد دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ مشن ہاؤس ''بیت الہادی'' ایڈمنٹن پہنچے۔ جہاں مقامی جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ مجلس عاملہ ایڈمنٹن اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس انتہائی منظّم طریق سے خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے نعرے بلند کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور زیارت کا شرف حاصل کیا۔

ایڈمنٹن میں حضور انور کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس میں ہی کیا گیا تھا۔

دو بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد کی تعمیر کے لئے جو زمین حاصل کی گئی ہے اس کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ یہاں سے کتنے فاصلہ پر ہے۔ حضور انور نے مشن ہاؤس کے بعض حصے دیکھے اور پھر اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ایڈمنٹن (Edmonton) کا یہ مشن ہاؤس 'بیت الہادی' شہر کے وسط میں ہے۔ مشن ہاؤس کے لئے یہ عمارت 1997ء میں خریدی گئی تھی۔ اس کے ایک بڑے ہال میں تین صد مرد احباب کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے جب کہ خواتین کے ہال میں ڈیڑھ صد خواتین نماز ادا کر سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بڑا ہال جنرل میٹنگز اور دوسرے مختلف کاموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ دفاتر اور رہائشی حصہ اس کے علاوہ ہیں۔

ایڈمنٹن کا شہر صوبہ البرٹا (Alberta) کا صدر مقام ہے۔ اس شہر کی خصوصیت یہ ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا شاپنگ سنٹر "West Edmonton Mall" اس شہر میں ہے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو پونے دس بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران ایڈمنٹن جماعت کے 80 خاندانوں کے 304 افراد نے حضور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت ایڈمنٹن کا یہ پہلا دورہ ہے۔ ملاقات کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پہلی مرتبہ حضور انور سے مل رہے تھے۔ بلکہ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کسی بھی خلیفۃ المسیح سے پہلی مرتبہ مل رہی تھی۔ یہ سب لوگ بے حد خوش اور مسرور تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کو اپنے سامنے دیکھا تھا اور پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر رشک کرتے تھے۔ ملاقات کرنے کے بعد جہاں خوشی و مسرت سے ایک دوسرے سے اس کا ذکر کرتے وہاں بات کرتے وقت فرط محبت سے ان کی آنکھوں میں آنسو بھی آجاتے۔ آج ان کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ لمبا فاصلہ طے کرنے کے بعد ان کے پاس پہنچے تھے۔ ہر دل خوشی سے معمور تھا۔ اللہ یہ دن ان کے لئے بہت مبارک فرمائے اور اس دورہ کی برکتیں ہمیشہ کے لئے ان کی زندگی کا حصہ بن جائیں۔ آمین

ساڑھے دس بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے قافلہ کے ساتھ کچھ دیر کے لئے کار پر شہر کے مختلف حصوں کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ایڈمنٹن کا شہر بہت خوبصورت ہے اور رات کی روشنیوں میں اس کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر کی سیر کے بعد حضور واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

20 / جون 2005ء بروز سوموار:

چار بجکر بیس منٹ پر نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'بیت الہادی' ایڈمنٹن میں پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج پروگرام کے مطابق براستہ Lloyd Minister سسکاٹون (Saskatoon) کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح سوا دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ مشن ہاؤس کے باہر کے لان میں احباب جماعت ایڈمنٹن حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ خواتین اپنی مارکی میں موجود تھیں۔ حضور انور مارکی میں تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ روانگی کے وقت بچیوں نے دعائیہ نظمیں پڑھیں۔ احباب جماعت نے نعرے بلند کئے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور دس بج کر بیس منٹ پر یہاں سے Lloyd Minister کے لئے روانگی ہوئی۔

دس منٹ کے سفر کے بعد راستہ میں رُک کر حضور انور نے اس زمین کا معائنہ فرمایا جو جماعت احمدیہ ایڈمنٹن نے اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے حاصل کی ہے۔ 33 ایکڑ کا یہ قطعہ زمین شہر کی حدود کے اندر ہے اور اس کے قریب سے مین ہائی وے گزرتی ہے۔ حضور انور نے صدر صاحب جماعت ایڈمنٹن کو ہدایت فرمائی کہ یہ پلاٹ خالی پڑا ہے اس کو اپنے استعمال میں لائیں، اس کو ڈویلپ کریں۔ حضور انور نے قائد خدام الاحمدیہ ایڈمنٹن کو ہدایت فرمائی کہ ہمارا مشن ہاؤس کا سارا علاقہ اور شہر صاف ستھرا ہے۔ خدام الاحمدیہ اس زمین پر وقار عمل کے پروگرام بنائے۔ یہاں کچھ حصہ کا انتخاب کر کے پھول لگائیں، پھلدار پودے وغیرہ لگائیں اور اس کو ڈویلپ کریں۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہاں سے دس بج کر پچاس منٹ پر آگے روانگی ہوئی۔

Lloyd Ministe میں ورود

ایک بج کر بیس منٹ پر حضور انور Lloyd Minister پہنچے۔ یہاں مختصر قیام کے دوران نماز ظہر وعصر، دوپہر کے کھانے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔

یہاں حضور کے قیام کا انتظام مرزا اختر احمد صاحب کے گھر کیا گیا تھا۔ موصوف مرزا اکرام احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ لائیڈ منسٹر کے داماد ہیں۔ اس شہر میں ہماری چند گھرانوں پر مشتمل جماعت ہے جن کا تعلق ایک ہی فیملی سے ہے۔ اس طرح 9 فیملیز پر مشتمل ایک بڑا خاندان اس شہر میں آباد ہے۔

لائیڈ منسٹر شہر کی یہ خصوصیت ہے کہ اس شہر کا نصف صوبہ البرٹا (Alberta) اور نصف صوبہ Sasketchewan میں ہے۔ اس علاقہ میں بڑی کثرت سے تیل کے کنویں ہیں۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام ایک ہوٹل Best Western Wayside Inn میں ایک ہال حاصل کر کے کیا گیا تھا۔ پونے دو بجے حضور انور نمازوں کی ادائیگی کے بعد تشریف لائے جہاں اس جماعت کے احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے پھول نچھاور کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے جہاں حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

پونے چار بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سوا چار بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران 9 فیملیز کے 29 ممبران نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ بعد میں ان تمام فیملیز نے حضور انور کے ساتھ اکٹھی تصویر بھی بنوائی۔ ان سب کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے۔ یہاں سے پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سسکاٹون کے لئے روانہ ہوئے۔

مسجد کے لئے خریدے گئے پلاٹ کا معائنہ

لائیڈ منسٹر جماعت نے ایک ہفتہ قبل مسجد کی تعمیر کے لئے دو ایکڑ کا ایک پلاٹ خریدا ہے۔ یہ پلاٹ شہر کی حدود کے اندر ہے۔ حضور انور نے اس کا معائنہ فرمایا اور دعا کروائی۔ جماعت کے ایک مخلص نوجوان مرزا اختر احمد صاحب کو یہ پلاٹ خرید کر جماعت کو پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اب انہوں نے اس پر مسجد تعمیر کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: جماعت کے باقی ممبران بھی مسجد کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اس کے بعد آگے سسکاٹون کے لئے سفر جاری رہا۔

سسکاٹون میں ورود مسعود

شام آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ سسکاٹون پہنچے۔ یہاں حضور کا قیام مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب صدر جماعت سسکاٹون کے گھر تھا۔ یہاں صدر جماعت سسکاٹون اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ سسکاٹون نے اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے 16 ایکڑ کا ایک قطعہ زمین 1988ء میں شہر کی حدود کے ساتھ خریدا تھا۔ آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور اس قطعہ زمین کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی قطعہ زمین پر جماعت احمدیہ سسکاٹون کے تمام احباب مرد وخواتین بچے بوڑھے حضور انور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی یہاں پہنچی احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچیوں نے خیر مقدمی نظمیں پیش کیں۔ یہاں مجلس عاملہ سسکاٹون کے ممبران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور سٹیج پر تشریف لائے اور صدر جماعت سسکاٹون اور دوسرے منتظمین سے اس زمین کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے اور نقشہ جات دیکھے۔

حضور انور نے یہاں کے احباب جماعت کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہاں بعض احباب کے فارمز ہیں جس پر تین دوست آگے آئے اور اپنے فارمز کے بارہ میں حضور انور کو تفصیل بتائی۔ حضور انور نے اس تعلق میں ان سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ آخر پر حضور نے دعا کروائی اور نو بج کر دس منٹ پر واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے جہاں حضور انور نے کچھ وقت کے لئے رہائش گاہ سے باہر کے علاقہ میں پیدل سیر کی۔

دس بجے حضور انور مغرب وعشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے لئے احمدیہ مشن ہاؤس سسکاٹون روانہ ہوئے۔ جہاں سوا دس بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے سسکاٹون میں تعمیر کی جانے والی پہلی احمدیہ مسجد کے نقشہ جات اور منصوبہ ملاحظہ فرمایا اور اس بارہ میں صدر صاحب جماعت سے مختلف امور دریافت فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ نئی مسجد کی تعمیر کے ساتھ یہاں مشن ہاؤس، دفاتر، گیسٹ ہاؤس اور رہائشی حصہ بھی تعمیر کیا جائے گا۔

جماعت کا موجودہ مشن ہاؤس 1996ء میں خریدا گیا تھا۔ اس میں دو ہال ہیں۔ ایک ہال میں مردوں کے لئے جبکہ دوسرے میں خواتین کے نماز پڑھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ لائبریری اور دفتر کی سہولت بھی موجود ہے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی اور نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے نقشہ جات ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُن دس خوش قسمت صحابہ میں شامل ہیں جنہیں آنحضور ﷺ نے اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت دیدی تھی۔ ماہنامہ "خالد" ربوہ اکتوبر 2004ء میں آپ کے متعلق ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

آپؓ 581ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام عوف اور والدہ کا نام شفاء تھا۔ مسلمان ہونے سے پہلے آپ کا نام عبدالکعبہ یا عبد عمرو تھا۔ اسلام لانے کے بعد آنحضرت ﷺ نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپ نے آنحضور ﷺ کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس طرح آپ اوّلین اسلام قبول کرنے والوں میں شامل ہوتے ہیں۔

بعثت نبوی کے پانچویں سال 616ء میں آپؓ نے بھی بعض دیگر مسلمانوں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ جب کفار کے بھجوائے ہوئے وفد کو حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ناکام واپس بھیج دیا تو کفار نے یہ بات حبشہ میں پہنچائی کہ مکہ کے لوگ مسلمان ہوگئے ہیں۔ اس خبر سے کچھ مسلمان خوشی میں واپس آگئے جن میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی تھے۔ جب مکہ پہنچ کر سچائی کا علم ہوا، تو پھر واپس حبشہ چلے گئے۔

ہجرت مدینہ کے بعد مواخات کے موقعہ پر حضرت نبی کریم ﷺ نے آپ کو حضرت سعد بن الربیع انصاریؓ کا بھائی بنایا۔ حضرت سعدؓ نے اپنا تمام مال گن کر نصف حضرت عبدالرحمٰنؓ کے سامنے رکھ دیا اور جوش محبت میں یہاں تک کہہ دیا کہ میری دو بیویاں ہیں ایک کو میں طلاق دیدیتا ہوں، عدت کے بعد تم اس سے شادی کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ اللہ تمہیں مبارک کرے، مجھے بازار کا راستہ بتادو۔ چنانچہ آپؓ نے تجارت شروع کردی اور جلد ہی مدینہ کے امیر کبیر آدمی بن گئے۔ پھر مدینہ کی ہی ایک لڑکی سے شادی کرلی۔ آنحضرت ﷺ نے جب ان کے کپڑوں پر زعفران کا رنگ دیکھا (جو عربوں کے دستور کے مطابق شادی کی علامت سمجھا جاتا تھا) تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ اس پر آپ نے جواب دیا کہ میں نے شادی کرلی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حق مہر کیا دیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے جواب دیا: کھجور کی ایک گٹھلی کے برابر سونا دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ: اب ولیمہ کی دعوت کرو خواہ صرف ایک بکری کے گوشت کی ہی کیوں نہ ہو۔

آپؓ تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپؓ کی ہی روایت ہے کہ غزوۂ بدر میں مَیں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی تو انصار کے دو نوجوان لڑکوں کو دیکھ کر میرا دل کچھ بیٹھ سا گیا کیونکہ وہی شخص اچھی طرح لڑ سکتا ہے جس کے پہلو محفوظ ہوں۔ میں اسی خیال میں تھا کہ اُن میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا کہ ابوجہل کہاں ہے۔ میں نے ابھی اس کا جواب نہ دیا تھا کہ دوسرے نے بھی یہی سوال کیا تو مَیں ان کی یہ جرأت دیکھ کر حیران سا رہ گیا۔ کیونکہ ابوجہل گویا سردار لشکر تھا اور اس کے چاروں طرف آزمودہ کار سپاہی جمع تھے۔ میں نے ہاتھ سے اُس کی طرف اشارہ کیا تو دونوں بچے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفیں کاٹتے ہوئے اس تیزی سے وار کیا کہ ابوجہل خاک پر تڑپتا نظر آیا۔ عکرمہ اپنے باپ کو تو نہ بچا سکا مگر اس نے پیچھے سے معاذ پر ایسا وار کیا کہ اُس کا بایاں بازو کٹ کر لٹکنے لگ گیا۔ معاذ نے عکرمہ کا پیچھا کیا مگر وہ بچ کر نکل گیا۔ پھر چونکہ کٹا ہوا بازو لڑنے میں مزاحم ہوتا تھا اس لئے معاذ نے اسے زور کے ساتھ کھینچ کر اپنے جسم سے الگ کر دیا اور لڑائی میں شامل ہوگئے۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ آپؓ نے تجارت میں اتنی ترقی کی کہ ایک دفعہ آپ کا تجارتی قافلہ جب مدینہ آیا تو اس میں سات سو اونٹ پر صرف گندم اور دوسری اشیائے خوردنی لدی ہوئیں تھیں۔ آپؓ نے یہ پورا قافلہ مع اسباب وسامان بلکہ اونٹ اور کجاوہ تک راہِ خدا میں وقف کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ایک ہی دن میں تیس، تیس غلام آزاد کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپؓ نے اپنی زمین چالیس ہزار دینار میں حضرت عمرؓ کے ہاتھ فروخت کی اور سب مال راہِ خدا میں لٹادیا۔ آپؓ نے 31ھ میں اُس وقت تک زندہ قریباً ایک سو بدری صحابہ کے لئے چار چار سو دینار کی وصیت کی۔ امہات المومنین کے لئے بھی ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ درہم میں فروخت ہوا۔ نیز اس کے علاوہ مختلف مواقع پر بڑی بڑی رقمیں پیش کیں۔ ایک دفعہ وہ جائیداد پیش کی جو چالیس ہزار دینار میں فروخت ہوئی۔

آپؓ آنحضور ﷺ کی قبر میں اترنے والے اُن چار اصحاب میں سے ایک تھے جنہوں نے آنحضور ﷺ کی قبر تیار کی۔

آپؓ کی وفات 31ھ میں 72 سال کی عمر میں ہوئی، حضرت عثمان غنیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

حضرت میاں کرم الٰہی صاحبؓ لدھیانوی

ماہنامہ "خالد" ربوہ اکتوبر 2004ء میں حضرت میاں کرم الٰہی صاحبؓ لدھیانوی کے بارہ میں ایک مضمون مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت میاں کرم الٰہی صاحبؓ کی پیدائش تقریباً 1842ء کی ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادموں میں سے تھے اور 2/اگست 1891ء کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ پولیس میں ملازم تھے۔ حضورؑ کی کتب میں آپ کا تذکرہ محفوظ ہے۔ چنانچہ 1892ء میں جماعتِ احمدیہ کے دوسرے جلسہ سالانہ میں آپ شریک ہوئے اور حضورؑ نے شرکاء جلسہ کی فہرست مندرجہ "آئینہ کمالات اسلام" میں آپؓ کا نام 52ویں نمبر پر درج فرمایا۔ اسی طرح کتاب "آریہ دھرم" اور "کتاب البریہ" میں درج فہرستوں میں بھی آپ کا نام موجود ہے۔ 313 صحابہؓ کی فہرست میں آپ کا نام انچاسویں نمبر پر ہے۔ آپؓ سلسلہ کی مالی معاونت میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ جلسہ سالانہ 1892ء کے موقع پر ایک فہرست ان افراد کے چندہ کی تیار کی گئی جو مطبع کے لئے چندہ بھیجتے رہیں گے۔ اس فہرست میں 43ویں نمبر پر آپ کا نام موجود ہے۔

اس طرح جلسہ ڈائمنڈ جوبلی جون 1897ء میں بھی احباب جماعت نے سلسلہ کی ضروریات کے لئے چندہ دیا۔ حضرت میاں صاحب اس جلسہ میں تو شامل نہ ہوسکے لیکن آپ نے اس موقع پر چندہ بھجوادیا۔ آپ کا نام جلسہ احباب، روحانی خزائن جلد نمبر 12 صفحہ 312 پر 284ویں نمبر پر موجود ہے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کے مکان کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی آپ نے بھی لبیک کہا۔

حضرت میاں کرم الٰہی صاحب نے تقریباً 78 سال کی عمر میں 21/اگست 1920ء کو لدھیانہ میں وفات پائی۔ آپ موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

آپکی اہلیہ حضرت فاطمہ بیگم صاحبہؓ بھی دیندار اور مخلص خاتون تھیں۔ 1915ء میں نظام وصیت کے ساتھ منسلک ہوئیں اور 4 جون 1929ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

محترم مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب

ہفت روزہ "بدر" قادیان 26 اکتوبر 2004ء میں مکرمہ امتہ الباری صاحبہ اپنے والد محترم مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحبؓ بقاپوری کے بھتیجے تھے۔ آپ کو بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش قیمت خدمات کی توفیق ملی۔ تقسیم ہند کے وقت حفاظت مرکز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آپ قادیان چلے گئے۔ بعد میں حضرت مصلح موعودؓ نے ازراہ شفقت آپ کی فیملی کو بھی قادیان بھجوا دیا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ۳۱۳/درویشان میں شامل ہونے کی سعادت عطا کی۔

آپ نے F.A تک تعلیم پائی تھی۔ لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہیڈ ماسٹر رہے اور کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ ہاؤس میں ٹیوٹر کا عہدہ بھی بخوبی نبھایا۔ کئی سال مسجد اقصیٰ قادیان میں درس قرآن اور درس و تدریس کا کام سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو بطور معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ ممبر صدر انجمن احمدیہ اور ممبر اصلاحی کمیٹی، اسی طرح ممبر قضاء بورڈ کے علاوہ کئی طرح سے جماعتی خدمات انجام دیتے رہے۔ اخبار "بدر" کے لمبا عرصہ ایڈیٹر بھی رہے۔ آپ کی ایک بیٹی کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ:

"جس بچی کے نکاح کا آج اعلان کرنے جارہا ہوں اُس کے والد مولوی محمد حفیظ بقاپوری صاحب سلسلہ احمدیہ کی دن رات 24 گھنٹے خدمات سرانجام دے رہے ہیں"۔

آپ نائب افسر جلسہ سالانہ بھی رہے۔ جلسہ کے دوران ایک دو گھنٹہ آرام کے بعد تہجد کے لئے چلے جاتے۔ کوئی چیز بھی باجماعت نماز میں رُکاوٹ نہ بنتی۔ ہندوستان کے "اُردو ڈائجسٹ" میں اشاعت کے لئے جماعت احمدیہ سے متعلق سوال و جواب کا مسودہ بھی آپ نے ہی تیار کیا تھا۔ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں باقاعدگی سے اعتکاف بیٹھتے تھے۔ قرآن شریف کا ترجمہ سب بچوں کو پڑھایا۔ مالی تنگدستی کے باوجود بچیوں کو گریجوایشن کروایا اور بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ چنانچہ ایک بیٹا سرجن اور دوسرا انجینئر ہے۔

آپ نے 5 نومبر 1987ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔

رسالہ "انصارالدین" لندن

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیراہتمام ایک دوماہی رسالہ کا آغاز ۲۰۰۴ء میں کیا گیا۔ یہ رسالہ خوبصورت رنگین ٹائٹل کے علاوہ A4 سائز کے ۴۸/صفحات اور عمدہ گیٹ اَپ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ صفحات کو اردو اور انگریزی، دونوں زبانوں میں تحریر کئے گئے مضامین کے لئے یکساں تقسیم کیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر اس رسالہ میں دینی اور علمی مضامین کی اشاعت کے علاوہ مجلس انصاراللہ برطانیہ کی کارگزاری کی مختصر رپورٹس بھی شائع کی جاتی ہیں۔

اس رسالہ کی زینت بننے والے بعض مضامین کی تلخیص بھی آئندہ "الفضل ڈائجسٹ" میں پیش کی جاتی رہے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 — Friday , July 15, 2005 — Issue No. 28

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

کیلگری (البرٹا) میں مسجد بیت النور کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب، ممبرز آف پارلیمنٹ، میئر اور گورنر کی شمولیت، جماعت کے کاموں پر خراج تحسین اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور نیک تمناؤں پر مشتمل خطابات، حضرت امیر المومنین کا خطاب، تقریب آمین، چلڈرن کلاس، ناصرات کی کلاس، فیملی ملاقاتیں۔

ایڈمنٹن، لائڈ منسٹر اور سسکاٹون کا دورہ، مشن ہاؤس اور مساجد کے لئے خرید کئے گئے قطعات اراضی کا معائنہ اور موقع پر ہدایات، سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے ذاتی وفیملی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

18؍جون2005ء بروز ہفتہ:

چار بجکر بیس منٹ پر نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Recreation Centre میں تشریف لے جا کر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ دس بجکر بیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے جماعت احمدیہ کیلگری کی پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔

کیلگری میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب

آج کا دن بھی جماعت احمدیہ کیلگری کے لئے خاص اہمیت کا حامل دن تھا۔ کیلگری میں بلکہ پورے صوبہ البرٹا (Alberta) میں جماعت احمدیہ کی پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں جماعت احمدیہ کیلگری کے علاوہ، کینیڈا کی دوسری مختلف جماعتوں اور امریکہ کی دس سے زائد جماعتوں سے ڈیڑھ ہزار سے زائد احباب مرد و خواتین موجود تھے۔ ہر طرف خوشی و مسرّت کا سماں تھا۔ آج وہ دن آیا تھا جس کے لئے یہ لوگ سالہا سال سے انتظار کر رہے تھے۔

ساڑھے دس بجے حضور انور اُس مارکی میں تشریف لائے جہاں سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور کی آمد پر اس تقریب میں شرکت کے لئے آنے والے معزز مہمانوں نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور انور نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

تقریب کے آغاز کے لئے جونہی حضور انور سٹیج پر تشریف لائے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ احباب جماعت نے پُر شوکت انداز میں مرزا غلام احمد کی جے، احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگائے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شعیب احمد جنود صاحب نے کی۔ اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم سلیمان خالد صاحب صدر جماعت احمدیہ کیلگری نے پیش کیا۔ تلاوت قرآن میں وہ آیات پڑھی گئیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اُن دعاؤں کا ذکر ہے جو آپ نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے کی تھیں۔ اس کے بعد کینیڈا کا قومی ترانہ پیش کیا گیا جس پر سب حاضرین احتراماً کھڑے ہوئے۔

اس کے بعد حضور انور مہمانوں کے ساتھ اُس جگہ تشریف لائے جہاں زمین کھود کر سنگ بنیاد رکھنے کے لئے جگہ تیار کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان سے منگوائی ہوئی مسجد مبارک کی اینٹ، اس مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ کے طور پر نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا نے ایک اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد البرٹا صوبہ کے لفٹیننٹ گورنر Hon.Norman L.Kwong. نے کیلگری شہر کی نمائندگی میں اینٹ رکھی۔

اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل احباب کو مسجد کی بنیاد میں اینٹ رکھنے کی حاصل ہوئی۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر، امیر صاحب کینیڈا، پرائیویٹ سیکرٹری، نائب امیر اول، نائب امیر دوم کینیڈا، صدر مجلس انصار اللہ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا، صدر صاحب جماعت کیلگری، مبلغ سلسلہ کیلگری، مبارک نذیر صاحب سابق مبلغ کیلگری، نصیر احمد صاحب چیئرمین نیشنل مسجد کمیٹی۔

اس کے بعد آخر پر دو واقفین نو عزیزم آصف احمد عارف ابن محمد اشرف عارف صاحب مبلغ کیلگری اور عزیزہ نداء الفتح چوہدری بنت چوہدری خالد محمود صاحب نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

اس تقریب میں بہت سے غیر مسلم اور غیر احمدی معززین نے بھی شرکت کی جن میں سے درج ذیل مہمانوں نے سٹیج پر تشریف لا کر وقت کی مناسبت سے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

1۔ Shiraz Sharif صاحب ممبر پارلیمنٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے یہ امر بے حد عزت افزائی کا باعث ہے کہ مَیں اس اہم کمیونٹی تقریب میں شرکت کر رہا ہوں۔ مَیں البرٹا صوبہ کے وزیر اعلیٰ کا پیغام تہنیت لایا ہوں۔ میرے ساتھ صوبائی حکومت کے دو اور رفقائے کار بھی اس تقریب میں شامل ہیں۔

2۔ Raj Rannu صاحب صوبائی ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ میرا احمدیہ جماعت سے دس سال سے زیادہ عرصہ سے رابطہ ہے۔ مَیں نے احمدی احباب کو ایماندار، مخلص اور قانون کی پابندی کرنے والا پایا ہے۔ بلکہ مَیں سمجھتا ہوں کہ احمدی دوسرے کینیڈین باشندوں کے لئے مثالی شہری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے اس ملک میں دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کے درمیان یکجہتی پیدا کرنے کے لئے قابل قدر کردار ادا کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا یہ سینٹر مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان مفاہمت بڑھانے کا موجب بنے گا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مَیں آپ کو تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

3۔ Deepak Obhrai صاحب ممبر فیڈرل پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ مَیں آج اس موقعہ پر پروگریسو کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر Mr. Stephen Harper جو لیڈر آف اپوزیشن بھی ہیں کا پیغام تہنیت لے کر آیا ہوں۔ مجھے اس اعزاز کے حاصل کرنے میں بیحد مسرت ہے۔ مَیں آپ کو نارتھ امریکہ کی سب سے بڑی مسجد تعمیر کرنے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

4۔ Mr.Jack Layton ممبر فیڈرل پارلیمنٹ۔ موصوف کینیڈا کی New Democratic Party (NDP) کے لیڈر بھی ہیں اور دارالحکومت آٹوا سے لمبا سفر کر کے خاص طور پر اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے سٹیج پر آکر حاضرین کو ''السلام علیکم'' کہہ کر مخاطب کیا۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اس تقریب میں شامل ہونے کا موقع پا کر عزت محسوس کرتا ہوں۔ مَیں اس تقریب سے بہت متأثر ہوا ہوں اور اس بات نے مجھے خاص طور پر متأثر کیا ہے کہ اس تقریب میں نوجوانوں اور بچوں نے بھی شرکت کی ہے۔ اگر مختلف مذہبی تنظیمیں آپس میں کلچرل پروگراموں کے ذریعہ تبادلہ خیالات کریں تو یہ امر سوسائٹی کے لئے بہت مفید ہے۔

موصوف نے کہا کہ 11؍ستمبر کے واقعہ کے بعد سے یہ احساس بڑھ گیا ہے کہ یہاں مسلمان اپنے آپ کو برابر عزت کے مستحق شہری نہیں سمجھتے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ رجحان بدلے اور یہاں کے تمام شہریوں کو برابر کی عزت ملے۔ ایسا نہ صرف رسمی طور پر بلکہ عملی طور پر ہونا چاہئے۔

مجھے امید ہے کہ اس نئی مسجد کی تعمیر سے نہ صرف احمدیہ مسلم عقیدہ کے لوگ فائدہ اٹھائیں گے بلکہ تمام دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اس سے استفادہ کریں گے۔

موصوف نے کہا مجھے قرآن کریم کی اس بات نے بہت متأثر کیا ہے کہ ہم نے تمہیں مختلف قوموں اور گروہوں میں اس لئے بانٹا ہے کہ باہمی تعارف کا ایک ذریعہ بنیں۔ لیکن یاد رکھو کہ تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔ اگر اس اصول پر سوسائٹی عمل کرے تو وہ ایک اعلیٰ سوسائٹی بن سکتی ہے۔

5۔ اس کے بعد میئر آف کیلگری Dave Bronconnier نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف نے کہا کہ کیلگری شہر کے لئے یہ بہت ہی خوشی کا موقع ہے۔ مجھے یاد ہے کہ کئی سال پہلے آپ 'مشن روڈ' پر ایک عام سی بلڈنگ میں آئے تھے اور آج آپ اس شاندار بلڈنگ کی تعمیر کا آغاز کر رہے ہیں۔ مَیں آپ کو سٹی آف کیلگری کی طرف سے ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کرواتا ہوں اور ہم سب آپس کے اس باہمی رابطہ اور تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھنا ہماری اقدار کا ایک اہم حصہ ہیں۔ اس شاندار عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کینیڈین اقدار اور روایات کیلگری میں پھل پھول رہی ہیں۔

میئر نے کہا کہ اب مَیں ان رضا کاروں سے مخاطب ہوتا ہوں جو رات ایک بجے سے انتھک محنت کرتے ہوئے شدید بارش، سردی اور تند و تیز ہوا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس جگہ کی تیاری میں لگے رہے ہیں۔ مَیں انہیں کہتا ہوں کہ آپ کی محنت پھل لے آئی ہے۔

اب مَیں آپ کی کمیونٹی کے تمام افراد سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہوں کہ مَیں جانتا ہوں کہ کن جذبات سے آپ نے اس موقع کا انتظار کیا ہے۔ اللہ کی سلامتی آپ پر ہو۔ کیلگری میں اس وقت بہت سردی ہے لیکن ہمارے دل آپ کے لئے جوش سے گرم ہیں۔ اس موقع پر مَیں آپ کی سردی کے احساس کو کم کرنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تحفہ پیش کرتا ہوں جو ایک پینٹنگ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "Calgary in Sunlight" یعنی ''کیلگری کھلی دھوپ میں''۔

6۔ اس کے بعد امیر صاحب کینیڈا نے لیفٹیننٹ گورنر آف البرٹا Hon.Norman L Kwong کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ چینی نسل کا پہلا شخص ہے جو اس اہم عہدہ پر پہنچا ہے۔ اور صوبہ کا گورنر مقرر ہوا ہے۔ ان کی بیگم بھی ہمراہ ہیں۔ مَیں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

گورنر نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ مَیں صوبہ البرٹا میں آپ کی جماعت کے اس پراجیکٹ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ احمدیہ مسلم جماعت نے دنیا میں انسانیت کی خدمت کر کے نیک نام پیدا کیا ہے اور جماعت احمدیہ کی ان اقدار نے جن میں امن و سلامتی، محبت اور خلق خدا کی ہمدردی اور خیر خواہی شامل ہیں، نے ہمیں بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ یہ صرف کیلگری کے لئے ہی نہیں بلکہ ہماری ساری ملٹی کلچرل سوسائٹی کے لئے خوش آئند بات ہے۔ اس پر مَیں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔

ان احباب کے علاوہ اس تقریب میں شامل ہونے

باقی صفحہ نمبر12پر ملاحظہ فرمائیں